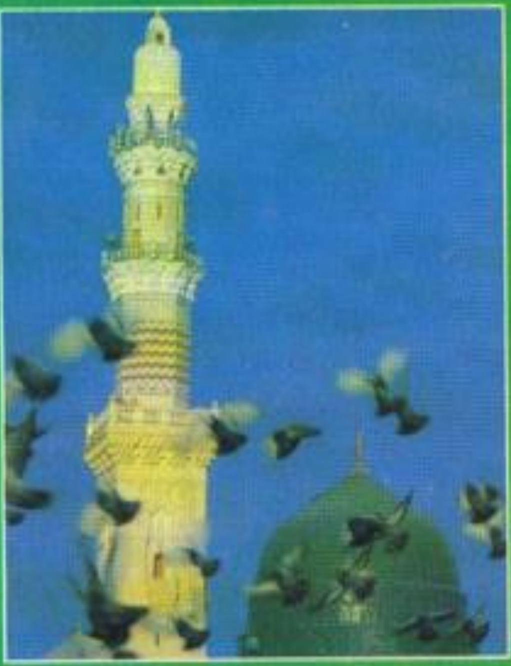

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۲۰ | ۸ تا ۱۴/ ربیع اول ۱۴۲۲ھ بمطابق یکم تا ۷/ جون ۲۰۰۱ء | شمارہ نمبر ۲

ولادت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مرزائیت کا میدان مناظرہ سے فرار

مرزا قادیانی کی پیدا کردہ منافرت اور تحریک شماتت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

میں مسلمان کیسے ہوئی؟

برطانوی نومسلمہ

ام اسامہ کے قبول اسلام کی روداد

Email:webmaster@khatme-nubuwwat.org

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

"جن" عورتوں کا انسان مردوں سے تعلق:

س:..... میرے گاؤں کے نزدیک ایک شخص رہتا ہے جب وہ چھوٹا تھا تو اس پر دورے پڑتے تھے یہاں تک کہ سارا جسم خون سے تر ہو جاتا تھا۔ ہوتے ہوتے جب وہ جوان ہوا تو دورے پڑنے بند ہو گئے چند سالوں بعد اس شخص نے بتایا کہ اس کے پاس ایک مادہ جن آئی جو کہ انتہائی خوبصورت لڑکی تھی اور مجھے تعویذ دیا کہ اس تعویذ کو چاندی میں بند کر کے اپنے جسم کے ساتھ باندھ لو اور جب بھی میری ضرورت پڑی تو اس تعویذ کو ماچس جلا کر تپش دو میں حاضر ہو جایا کروں گی۔

اب ہمارے گاؤں اور گردونواح میں جب کوئی بیمار ہو جاتا ہے یا کوئی اور مشکل پیش آتی ہے تو اس آدمی کو بلا لاتے ہیں وہ ماچس کی تیلی جلا کر اس تعویذ کو گرم کر لیتا ہے چند منٹوں کے بعد حقہ طاب کر لیتا ہے اور اس کی آنکھیں بہت زیادہ سرخ ہو جاتی ہیں، پھر اس کی آواز عورت جیسی ہو جاتی ہے اور پوچھنے لگتی ہے کہ میرے مشوق کو کیوں تکلیف دی ہے، کیا تکلیف ہے تم کو؟

مولانا صاحب آپ یقین نہیں کریں گے کہ بڑے بڑے اسپیشلسٹ ڈاکٹر جس مرض کی تشخیص نہیں کر سکتے یہ مادہ جن (بقول اس کے) چند منٹوں میں اس مرض کے بارے میں بتا دیتی ہے کہ یہ فلاں مرض ہے اور اس کا علاج بھی بتا دیتی ہے۔ اکثر لوگ شفایاب ہوتے ہیں۔ یہ شخص انتہائی سادہ انسان ہے اور اس کو ان دوائیوں کے بارے میں یقیناً کچھ علم نہیں ہے جب وہ اس مخصوص وقت میں اپنی زبان سے (جو اس وقت عورت کی طرح بولتا ہے) کہہ دیتا ہے بہت سے مرضوں کا علاج ہو جاتا ہے۔ مولانا صاحب! میں ایک تعلیم یافتہ آدمی ہوں اور ان توہمات پر یقین نہیں کرتا لیکن اپنی آنکھوں سے میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ برائے کرم قرآن حکیم اور احادیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں کہ مندرجہ بالا واقعات کس حد تک درست ہیں؟

ج:..... انسانوں پر جنات کے اثرات برحق ہیں۔ قرآن و حدیث دونوں میں اس کا ذکر ہے اور جن عورتوں کے انسان مردوں پر عاشق ہونے کے بھی بہت سے واقعات کتابوں میں لکھے ہیں اس لئے آپ نے جو کہانی لکھی ہے وہ ذرا بھی لائق تعجب نہیں۔

کیا ابلیس کی اولاد ہے:

"جن" عورتوں کا انسان مردوں سے تعلق:

س:..... کیا ابلیس کی اولاد بھی ہے۔ اگر کیا ہے تو وہ اتنی بڑی مخلوق کو ایک ہی وقت میں گمراہ کیسے کر لیتا ہے؟ اس کا جواب قرآن و حدیث کی روشنی میں فرمائیں؟

ج:..... قرآن مجید میں ہے کہ اس کی آل و اولاد بھی ہے اور اس کے اعوان و انصار بھی کثیر تعداد میں ہیں۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ شیطان پانی کی سطح پر اپنا تخت بچھاتا ہے اور اپنے ماتحتوں کو روزانہ کی ہدایت دیتا ہے اور پھر روزانہ کی کارگزاری بھی سنتا ہے۔

ہمزاد کی حقیقت کیا ہے:

"جن" عورتوں کا انسان مردوں سے تعلق:

س:..... ہمزاد کی شرعی حقیقت کیا ہے، کیا یہ واقعی اپنا وجود رکھتا ہے؟

ج:..... حدیث میں ہے کہ: "ہر آدمی کے ساتھ ایک فرشتہ اور ایک شیطان مقرر ہے۔ فرشتہ اس کو خیر کا مشورہ دیتا ہے اور شیطان شر کا حکم کرتا ہے۔" ممکن ہے اسی شیطان کو "ہمزاد" کہہ دیا جاتا ہو ورنہ اس کے علاوہ ہمزاد کا کوئی شرعی ثبوت نہیں۔

"توہم پرستی"

اسلام میں بدشگونی کا کوئی تصور نہیں:

س:..... عام خیال یہ ہے کہ اگر کبھی دودھ وغیرہ گر جائے یا پھر طاق اعداد مثلاً ۳، ۵، ۷ وغیرہ یا پھر اسی طرح دنوں کے بارے میں جن میں منگل، بدھ، ہفتہ وغیرہ آتے ہیں انہیں مناسب نہیں سمجھا جاتا۔ عام زبان میں بدشگونی کہا جاتا ہے تو قرآن و حدیث کی روشنی میں بدشگونی کی کیا حیثیت ہے؟

ج:..... اسلام میں نحوست اور بدشگونی کا کوئی تصور نہیں۔ یہ محض توہم پرستی ہے۔ حدیث شریف میں بدشگونی کے عقیدہ کی تردید فرمائی گئی ہے۔ سب سے بڑی نحوست انسان کی اپنی بدعملیاں اور فسق و فجور ہے۔ جو آج مختلف طریقوں سے گھر گھر میں ہو رہا ہے۔ (الا ماشاء اللہ) یہ بدعملیاں اور نافرمانیاں خدا

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختم نبوۃ

۸ تا ۱۴ / ربیع الاول ۱۴۲۲ھ بمطابق یکم تا ۷ / جون ۲۰۰۱ء

جلد: ۲۰ — شمارہ: ۲

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان
مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست اعلیٰ: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ
سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

بیادگار

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر
مفتی نظام الدین شامزی، مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری، علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

☆..........☆..........☆

سرکولیشن منیجر: محمد انور، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائیٹل وتزئین: محمد ارشد خرم، کمپیوٹر کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

قادیانی اجتماعات پر پابندی کا مطالبہ .... (اداریہ) 4
توضیح وتشریح اللّٰہ اکبر جل جلالہ .... (مولانا محمد اشرف کھوکھر) 6
ولادت رسول صلی اللہ علیہ وسلم .... (محمد احسان الحق سلیمانی) 8
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت انسان کامل .... (حافظ عبدالشکور) 9
مرزا قادیانی کی پیدا کردہ مذہبی منافرت اور تحریک شاتت رسولؐ .... (ایچ ساجد اعوان) 10
مرزائیت کا میدان مناظرہ سے فرار .... (مولانا محمد قاسم) 15
میں مسلمان کیسے ہوئی؟ .... (ثمینہ ظفر اقبال) 18
شب گریزاں ہوگی آخر جلوہ خورشید سے! .... (نذر الحفیظ ندوی) 19
اخبار ختم نبوت 20

زر تعاون بیرون ممالک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے
ششماہی ۱۲۵ روپے

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۷۸۹ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

قادیانی اجتماعات پر پابندی کا مطالبہ

قادیانیوں کو کسی بھی قسم کے اجتماع کی اجازت دینا ملک دشمنی کے مترادف ہوگا

اخباری اطلاعات کے مطابق لندن میں مقیم قادیانی لیڈر مرزا طاہر احمد قادیانی کی ہدایت پر پاکستان میں کھلے عام سالانہ اجتماع منعقد کرنے کے لئے حکومت پاکستان سے رابطہ کیا گیا اور اس سلسلہ میں تین قادیانیوں نورالدین، عبدالحق اور غلام احمد کے دستخطوں سے دو صفحات پر مشتمل ایک درخواست وفاقی وزیر داخلہ معین حیدر کے نام مورخہ ۲۰/ اپریل کو جمع کرائی گئی تھی۔ یہ درخواست وفاقی وزیر داخلہ کے دفتر میں نورالدین نامی قادیانی نے ذاتی طور پر جمع کرائی تھی۔ اس درخواست میں یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ پاکستان میں قادیانیوں کو ملک گیر سالانہ اجتماع کے لئے تین روزہ پروگرام کرنے کی اجازت دی جائے اور اس مقصد کے لئے لاہور کے قذافی اسٹیڈیم یا کراچی کے نیشنل اسٹیڈیم کو مختص کیا جائے۔

اخباری اطلاعات کے مطابق مذکورہ اجتماع کے لئے ۷ تا ۹/ ستمبر کی تاریخیں دی گئی تھیں اور درخواست میں یہ مؤقف بھی اختیار کیا گیا تھا کہ پاکستان میں ہر مکتبہ فکر کو اجتماع کرنے کی اجازت دی جاتی ہے اور حال ہی میں عیسائیوں کو بھی سالانہ دعائیہ اجتماع کی اجازت کراچی، لاہور اور ملتان میں دی گئی تھی۔ درخواست میں کہا گیا کہ مذکورہ اجتماع میں ملک بھر سے قادیانی افراد اور لیڈر شریک ہوں گے اور دعائیں کریں گے اور قادیانی لیڈر مرزا طاہر احمد قادیانی لندن سے ٹیلیفونک خطاب کریں گے، جبکہ چاروں صوبوں کے مذہبی لیڈر بھی تبلیغی خطاب کریں گے۔

اخباری اطلاعات کے مطابق لندن میں مقیم قادیانی لیڈر مرزا طاہر احمد قادیانی نے مذکورہ اجتماع کے لئے ضروری اجازت حاصل کرنے کی غرض سے برطانوی حکومت کے ذریعے پاکستان پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا ہے۔ بعض اطلاعات کے مطابق حکومت پاکستان نے مذکورہ اجتماع کی اجازت کسی صورت میں نہ دینے کا فیصلہ کیا ہے اور اس سلسلہ میں یہ مؤقف اختیار کیا ہے کہ اس سے ملک میں مذہبی انتشار کا خطرہ ہے۔

اگر یہ اطلاعات درست ہیں تو ہم حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو مذکورہ اجتماع منعقد کرنے کی کسی بھی صورت میں اجازت نہ دی جائے اور اس سلسلہ میں کسی بھی بیرونی دباؤ کو قطعاً قبول نہ کیا جائے، کیونکہ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے جو نظریہ اسلام کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا ہے، جس کی بنیادوں میں لاکھوں بے گناہ مسلمانوں کا خون شامل ہے اور یہ حقیقت اب ہر ذی شعور مسلمان پر واضح ہو چکی ہے کہ قادیانی ملک و ملت کے کھلے دشمن ہیں۔ تقسیم ملک کے وقت بھی قادیانیوں نے ملک کو نقصان پہنچایا اور اس کے بعد سے مسلسل اب تک وہ ملک کے خلاف منفی پروپیگنڈہ میں مصروف ہیں۔ آج بھی قادیانی لیڈر اپنے غیر ملکی آقاؤں کے اشارے پر ملک و ملت کے خلاف سانپ سے زیادہ زہریلی زبان استعمال کرنے میں مصروف ہیں۔ عالم اسلام کے دشمن اسرائیل کے ساتھ قادیانیوں کے خصوصی روابط ہیں۔ مذہبی حوالے سے بھی پورا عالم اسلام اس حقیقت سے باخبر ہے کہ قادیانیت کا مذہب سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے، مذہب کا نام صرف اور صرف وہ اپنے کفریہ عقائد پر پردہ ڈالنے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی خاطر استعمال کرتے ہیں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ قادیانی اپنے کفریہ عقائد کو اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں اور قرآن پاک و احادیث مبارکہ کو اپنے کفریہ عقائد پر ڈھالنے کے لئے ان میں تحریف کرتے ہیں۔ اگر یہ لوگ اپنے دین و مذہب کو اسلام کا نام نہ دیتے بلکہ صاف صاف کہہ دیتے کہ ہمارا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے تو امت محمدیہ قادیانیوں کے بارے میں اتنی حساس اور متفکر نہ ہوتی، کیونکہ دنیا

میں بہائی بھی موجود ہیں جو ایران کے بہاء اللہ کو رسول مانتے ہیں (نعوذ باللہ) مسلمان ان کو بھی کافر سمجھتے ہیں، لیکن انہوں نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ اسلام کے ساتھ ہمارا کوئی واسطہ نہیں، ہمارا دین ہمارا مذہب اسلام سے الگ ہے، لیکن قادیانی اس کے برعکس اپنے تمام کفریات کو اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں، اس لئے یہ صرف دوسرے غیر مسلموں کی طرح کافر اور غیر مسلم ہی نہیں بلکہ مرتد اور زندیق بھی ہیں۔

تاریخ اسلام اس بات کی گواہ ہے کہ مسلمانوں نے غیر مسلموں کو تو برداشت کیا ہے مگر کسی مرتد اور زندیق کو کبھی برداشت نہیں کیا، آخر یہ بات سوچنے کی ہے کہ انگریز سامراج کے خود کاشتہ سیاسی پودے قادیانیت کو یہ حق کس نے دیا ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اور رسول بھی سمجھیں اور مسلمانوں ہونے کا بھی دعویٰ کریں؟ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ کو منسوخ کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی وحی قرآن کریم کی بجائے مرزا قادیانی کی شیطانی ہفوات کو واجب الاتباع اور مدار نجات قرار دیں اور پھر ڈھٹائی کے ساتھ یہ دعویٰ بھی کریں کہ ہم مسلمان ہیں اور غیر احمدی کافر ہیں؟ چنانچہ مرزا بشیر احمد قادیانی لکھا ہے کہ:

"ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا، یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔" (کلمۃ الفصل ص ۱۱۰)

قادیانی دعویٰ کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو دفعہ دنیا میں آئے، پہلی دفعہ مکہ مکرمہ میں آئے اور آپ کی یہ بعثت تیرہ سو سال تک رہی اور چودھویں صدی کے شروع میں آپ مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں دوبارہ قادیان میں مبعوث ہوئے۔ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی نعوذ باللہ خود محمد رسول اللہ ہے اور اسی وجہ سے وہ کلمہ طیبہ میں "محمد" سے مرزا قادیانی مراد لیتے ہیں۔ چنانچہ مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے:

"مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہیں جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔" (کلمۃ الفصل ص:۱۵۸)

قادیانیوں کا نبی الگ، قرآن الگ، جس کا نام تذکرہ ہے اور جس کی حیثیت قادیانیوں کے نزدیک وہی ہے جو مسلمانوں کے نزدیک تورات، انجیل، زبور اور قرآن کی ہے، امت الگ، شریعت الگ، کلمہ الگ، اس پر بھی وہ اپنے اس کفریہ دین کا نام اسلام رکھتے ہیں اور مسلمانوں کے دین اسلام کا نام کفر رکھتے ہیں، اس سے بڑھ کر ظلم اور کیا ہو سکتا ہے کہ مرزا قادیانی نے ایک طرف تو نبوت کا دعویٰ کیا اور ایک نیا دین ایجاد کر کے اس کا نام اسلام رکھا اور دوسرا جرم یہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو کفر کہا، گویا مرزا کے دین کے ماننے والے مسلمان اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ان کے نزدیک کافر ہوئے۔

اب بتایئے کہ کسی یہودی، عیسائی، ہندو، سکھ، پارسی، مجوسی چوہڑے چمار نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے؟ مندرجہ بالا حوالوں سے واضح ہو چکا ہے کہ مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کا کفر کس قدر بدترین اور غلیظ ترین ہے، اس لئے قادیانیوں کے کفر کو دوسرے غیر مسلموں کے کفر پر قیاس کرنا زیادتی، عدل وانصاف کے تقاضوں کے منافی اور شرعی احکام سے سراسر روگردانی ہے۔ ایک طرف تو قادیانی یہ جرم کرتے ہیں اور دوسری طرف دنیا میں یہ شور مچاتے ہیں کہ پاکستان میں ہم پر ظلم ہو رہا ہے۔

قادیانی، حکومت پاکستان اور مسلمانان پاکستان کی شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے، کبھی اقوام متحدہ میں، کبھی یہود و نصاریٰ کے پاس اور نہ معلوم کس کس کے پاس جا کر فریاد کرتے ہیں کہ حکومت پاکستان نے ہمارے حقوق غصب کر لئے ہیں۔ اس لئے قادیانیوں کو پاکستان کے کسی بھی مقام پر اس قسم کے اجتماع کی اجازت دینا مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے کھیلنے کے مترادف ہوگا اور مسلمان کسی بھی صورت میں اس قسم کے کفریہ اجتماع کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت پاکستان مسلمانوں کے مذہبی جذبات کے احترام میں ایسے اجتماعات پر پابندی عائد کر کے آئینی اور قانونی تقاضوں کو پورا کرے گی۔

☆☆☆......☆☆☆

تحریر: مولانا محمد اشرف کھوکھر

توضیح و تشریح المتکبر ﷻ

المتکبر ﷻ اسمائے الحسنٰی میں سے ایک ہے، اس کے معنی ہیں کہ وہ معبود جو اپنے علو و برتری میں سب سے اعلیٰ و ارفع ہے، جو صفات ذمیمہ اور اخلاق رذیلہ سے برتر و بالا ہے۔ متکبر کبر سے بنا ہے، کبر کے معنی رفعت، شرف و بزرگی کے ہیں یا نہایت بزرگ و برتر، وہ عظیم اور مقدس ذات جو اپنی اعلیٰ صفات کی وجہ سے مخلوق کی صفات سے برتر و بالا ہے۔ اللہ رب العزت نے سورۃ الحشر:۲۳ میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ”اور اللہ تعالیٰ وہی تو ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے، امن دینے والا ہے، نگہبانی کرنے والا ہے، زبردست ہے، خرابی کا درست کرنے والا ہے، بڑا عظمت والا ہے، پاک ہے اللہ تعالیٰ لوگوں کے شرک سے۔“

تکبر و بڑائی، بزرگی، رفعت شان و شوکت اور حقیقی عظمت اللہ رب العزت کے لئے ہی سزاوار ہے اور وہی کسی کو بادشاہ اور کسی کو گداگر اور فقیر بنانے والا ہے۔ بعض انسان اللہ رب العزت کی دی ہوئی نعمتوں پر بجائے شکر کے اترانے لگتے ہیں۔ غرور و تکبر کرنے لگتے ہیں اور دیگر انسانوں کو ذلیل و حقیر سمجھنے لگتے ہیں اور وہ اپنے آپ میں غور و فکر نہیں کرتے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جمے ہوئے لوتھڑے سے پیدا فرمایا پھر وہ اپنے میں یہ نہیں دیکھتے کہ وہ گندگی کے ڈھیر کو اٹھائے ہوئے پھرتے ہیں، اگر انسانی معدہ کے منہ پر قوت ماسکہ نہ ہوتی تو انسان دیگر انسانوں کے قریب بیٹھنے کے قابل نہ ہوتا، انسان اسی المتکبر جل جلالہ کے سامنے محتاج و فقیر ہے۔ کھانے، پینے، اٹھنے، بیٹھنے، سونے، جاگنے کا محتاج ہے۔ اگر المتکبر جل جلالہ نے ضروریات زندگی، لوازمات حیات پیدا نہ فرمائے ہوتے تو انسان ایک پل بھی زندہ نہ رہ سکتا۔ یہ آگ اور مٹی ہوا اور پانی نہ ہوتے تو انسان ایک لمحہ بھی زندہ نہ رہ سکتا۔ آخر انسان متکبر اور غرور کرنے والا کیوں بن جاتا ہے؟

دراصل غرور و تکبر ایک نفسیاتی بیماری ہے، جو انسان کو شیطان کی پیروی پر اکساتی ہے۔ شداد، فرعون اور قارون جیسے لوگوں نے غرور و تکبر کی بنا پر ہی تو خدائی کا دعویٰ کیا تھا اور راندہ درگاہ ہوئے اور اسی المتکبر جل جلالہ نے ہمیشہ کے لئے ان کو نشان عبرت بنا دیا۔

رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ رب العزت کے آخری نبی و رسول ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی تا قیامت نہیں آئے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد متعدد متکبرین نے نہ صرف جھوٹا دعویٰ نبوت کیا بلکہ خدائی کے دعویدار بھی پیدا ہوئے جیسا کہ اظہار ہو یں صدی عیسوی میں انگریز کی پشت پناہی میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف جھوٹا دعویٰ نبوت کیا بلکہ خدائی کا بھی دعویدار ہوا، چنانچہ اس نے خود لکھا کہ:

”میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں، میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴) (نعوذ باللہ)

غرور و تکبر نے ہی شیطان کو انسان کی عظمت و بزرگی کو تسلیم کرتے ہوئے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے روکا تھا۔ میرے شیخ صحبت حضرت مولانا خلیفہ حافظ غلام رسول (خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، خلیفہ حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ، حضرت غلام حسن سواگ روؒ) فرماتے ہیں کہ

بروز قیامت شیطان بھی افسوس کرے گا کہ ”افسوس مجھے میرے نفس نے دھوکہ دیا تھا“۔ ماضی کی متکبر اقوام عاد و ثمود کو اسی المتکبر جل جلالہ نے ان کی سرکشی کی پاداش میں صفحۂ ہستی سے مٹا دیا تھا۔ تکبر، بڑائی، بزرگی اور حقیقی عظمت اسی المتکبر جل جلالہ کے لئے ہی سزاوار ہے جو مردوں کو زندہ کرنے والا ہے، جو کھانے، پینے، سونے جاگنے وغیرہ کا محتاج نہیں۔“

علم، مال و جائیداد، کرسی اور عہدہ و منصب فخر کی چیز نہیں ہیں بلکہ آپ اور ہم سب ”امین“ ہیں اگر ہم نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق استعمال میں لایا تو ہم امین ہیں خدانخواستہ اس کے برعکس ہوا تو خائن ہوں گے۔ ہماری جان ہمارے پاس المتکبر جل جلالہ کی دی ہوئی امانت ہے، ہم مایوس ہو کر اپنی جان کو ہلاکت میں نہیں ڈال سکتے الا یہ کہ اللہ کے راستے میں قربان کر دیں۔ مال بھی امانت ہے کہ اسی المتکبر جل جلالہ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق خرچ کرنے کے ہم مکلف نہیں، اولاد بھی امانت ہے اس کی صلاحتیں اور وقت بھی امانت ہے کہ ان کی مثبت سرگرمیوں کو اجاگر کر کے ملک و ملت اور معاشرے کے لئے مفید انسان بنانے کے ہم مکلف ہیں، عہدہ اور منصب بھی امانت ہیں کہ اختیارات کے صحیح استعمال کے ہم مکلف ہیں اگر اپنے عہدہ و منصب سے غلط فائدہ اٹھائیں گے تو عنداللہ و عندالناس جواب دہ ہوں گے۔ اگر صحیح استعمال کریں گے مخلوق خدا کو فائدہ پہنچائیں گے تو ثواب کے مستحق ہوں گے۔ جو متکبر لوگ غریب کے منہ سے نوالہ چھینتے ہیں ان کو خوف خدا کیوں نہیں آتا؟

غرور و تکبر کرنے والے، اپنے کاروبار، کوٹھی اور بنگلوں پر اپنی جائیداد، منصب و عہدے پر فخر کرنے والوں سے بروز حشر المتکبر جل جلالہ پوچھیں گے۔ ”لمن

لمن الملک الیوم" جب کوئی جواب نہیں دے سکے گا تو اللہ تعالیٰ خود ہی فرمائیں گے: "للہ الواحد القہار"

غرور و تکبر کرنا شیطان کی پیروی کرنا ہے جبکہ تواضع انکساری انسان کو اپنی حقیقی پہچان کراتی ہے۔ ایک متواضع شخص ہی اللہ رب العزت اور اس کے رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانبردار ہو سکتا ہے۔

حدیث رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کا مفہوم ہے:

"متکبروں کا حشر قیامت کے دن چیونٹی کی شکل میں ہوگا اور اس ندامت اور شرمندگی کے سبب جو انہیں حق تعالیٰ کے سامنے ہوگی، لوگوں کے پاؤں کے نیچے پڑے ہوں گے۔"

☆...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "اگر کسی دوزخی کو دیکھنا ہو تو اس شخص کو دیکھ لے جو خود تو بیٹھا ہو اور لوگ اس کے سامنے کھڑے ہوں۔"

☆...... حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "وہ عبادت جس کے اول میں امن ہو اور آخر میں غرور ہو وہ بندہ کو حق سے باز رکھتی ہے، اور متکبر اطاعت کرنے والا عاصی ہے۔"

☆...... حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "امیروں پر تکبر کرنا اور درویشوں کے ساتھ عاجزی سے پیش آنا تواضع ہے۔"

☆...... حضرت ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: "تمام طاعات سے بدتر وہ طاعت ہے، جس سے غرور اور خود بینی پیدا ہو اور سب گناہوں سے وہ گناہ بہتر ہے جس کے بعد توبہ کی توفیق پیدا ہو۔ اسباب پر تکبر کرنے سے غرور پیدا ہوتا ہے۔"

☆...... حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: "جب میں دھلے ہوئے کپڑے پہنتا ہوں تو جب تک وہ میلے نہ ہو جائیں، میں اپنے دل کو نہیں پاتا یعنی ان میں تکبر اور رعونت دیکھتا ہوں۔"

☆...... حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ: "عبادت کبر و غرور کے ساتھ بدتر ہے اور معصیت عذر کے ساتھ بہتر ہے، اور جو شخص کہ اپنی خودی میں رہتا ہے وہ منزل مقصود کو کبھی نہیں پا سکتا۔"

☆...... حضرت حاتم اصم (المتوفی ۲۳۷ھ) فرماتے ہیں کہ: "بلند درجہ کی تلاش نہ کرو اور فرزندان آدم میں سے کسی کو اپنے سے کمتر نہ جانو۔"

☆...... ایک اور بزرگ کا قول ہے کہ: "قناعت کا پھل راحت ہے، تواضع کا پھل محبت ہے اور تکبر کا پھل عداوت ہے۔"

سورج سب کے لئے روشنی کا پیامبر ہے۔ ہوا سب کے لئے موجود ہے، جب بارش برستی ہے تو امیر کا محل بھی بھیگ جاتا ہے اور غریب کا جھونپڑا بھی۔ انسان کی پیدائش کا عمل ایک ہے، موت کا عمل ایک ہے، بھوک سب کو لگتی ہے، تشنگی سب کو محسوس ہوتی ہے، دکھ کا احساس سب کے لئے تکلیف دہ ہے، خوشی کی کیفیت سب کے لئے یکساں ہے، فطرت کی نعمتیں سب کے لئے عطیہ ہیں۔ جب فطرت کا سلوک مادر مہرباں کی طرح یکساں ہے، مساوی ہے، جب فطرت کے نزدیک سب انسان برابر ہیں۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی عزت والا ہے جو متقی اور پرہیزگار ہے۔"

تو محض حادثہ پیدائش کو بنیادوں پر کسی کو بڑا اور کسی کو چھوٹا کیسے قرار دیا جا سکتا ہے؟

کیا وہ بچے نہیں ہوتے جنہیں مائیں چٹائی پر جنم دیتی ہیں؟ کیا وہ انسان نہیں ہوتے جو غریبوں کے گھر جنم لیتے ہیں؟ اگر کوئی ایئر کنڈیشن کمرے میں پیدا ہوتا ہے تو اس حادثے میں اس کا اپنا کیا کمال؟ وہ جھونپڑے میں بھی جنم لے سکتا تھا۔ یہ تفریق چند متکبر انسانوں کی پیدا کردہ ہے امارت اور غربت کی تفریق، سماج کی پیدا کردہ ہے، جو غیر فطری، غیر انسانی اور غیر اخلاقی تفریق ہے۔

المتکبر جل جلالہ ہم سب کو غرور و تکبر کرنے سے بچائے اور تواضع و انکساری جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

آمد پیغمبر آخرین صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر: مولانا ابوالحسن علی ندوی

"انسانیت ایک سرد لاشہ تھی جس میں کہیں روح کی تپش، دل کا سوز اور عشق کی حرارت باقی نہیں رہتی۔ انسانیت کی سطح پر خود رو جنگل اگ آیا تھا، ہر طرف جھاڑیاں تھیں، جن میں خونخوار درندے اور زہریلے کیڑے تھے یا دلدلیں تھیں، جن میں جسم سے لپٹ جانے والی اور خود چوسنے والی جونکیں تھیں، اس جنگل میں ہر طرف کا خوفناک جانور، شکاری پرندہ اور دلدلوں میں ہر قسم کی جونک پائی جاتی تھی لیکن آدم زادوں کی اس بستی میں کوئی آدمی نظر نہیں آتا تھا۔

دفعتاً انسانیت کے اس سرد جسم میں گرم خون کی ایک رو دوڑی، نبض میں حرکت اور جسم میں جنبش پیدا ہوئی۔ جن پرندوں نے اس کو مردہ سمجھ کر اس کے بے حس جسم کی ساکن سطح پر بسیرا کر رکھا تھا، ان کو اپنے گھر ہلتے ہوئے اور اپنے جسم لرزتے محسوس ہوئے۔ قدیم سیرت نگار اس کو اپنی خاص زبان میں یوں بیان کرتے ہیں کہ: کسریٰ شاہ ایران کے محل کے کنگرے گرے اور آتش پارس ایک دم بجھ گئی۔ زمانہ حال کا مؤرخ اس کو اس طرح بیان کرے گا کہ انسانیت کی اس اندرونی حرکت سے اس کی بیرونی سطح میں اضطراب پیدا ہوا۔ اس کی ساکن و بے حرکت سطح پر جتنے کمزور اور بودے قلعے بنے ہوئے تھے، ان میں زلزلہ آیا۔ مکڑی کا ہر جالا ٹوٹا اور تنکوں کا ہر گھونسلا بکھرتا نظر آیا۔ زمین کی اندرونی حرکت سے اگر سنگین عمارتیں اور آہنی برج خزاں کے پتوں کی طرح جھڑ سکتے ہیں تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد سے کسریٰ و قیصر کے خود ساختہ نظاموں میں تزلزل کیوں نہ ہوگا؟"

ولادت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

محمد احسان الحق سلیمانی

"خزاں کی چیرہ دستیوں سے کون واقف نہیں؟ بادِ شمال کے چلتے ہی درختوں کی پتیاں سوکھ جاتی ہیں، کلیاں پژمردہ ہو جاتی ہیں، گرانڈیل اور جوان درخت نہ صرف ظاہری لباس سے محروم ہو جاتے ہیں بلکہ ان کی نشوونما بھی رک جاتی ہے۔ گلستان کا رنگ جو آنکھوں کو طراوت بخشتا تھا، پھیکا پڑ جاتا ہے، پھولوں کی مہکیں جو مشام جاں تک پہنچتی تھیں، رک جاتی ہیں اور عنادل کے نغمے جو سکون بخشتے تھے، خاموش ہو جاتے ہیں۔ خزاں گلشن کو کچھ تو سکڑا سہما نظر آتا ہے اور گلشن صاحب پر لگاؤ دالوق:

چپ ملا کا مارے جیسے بچے کی کتاب

زمین اپنے محور کے گرد مسلسل چکر لگاتی ہے، جب کہیں جا کر رت بدلتی ہے۔ بہار کے آتے ہی بھاری سانسیں جو ٹھٹھری ہوتی تھیں اور بھاری شامیں جو سکڑی رہتی تھیں، خوشگوار اور آرام دہ بن جاتی ہیں۔ نسیم بہار پودوں کو گہری نیند سے بیدار ہونے کا پیغام دیتی ہے اور ابر بہاراں وہ نم مہیا کرتا ہے جس سے زمین کی گود ہری ہو جاتی ہے۔ پرندے "کار آشیاں بندی" میں پھر سے مصروف ہو جاتے ہیں اور فطرت اپنی رعنائیوں کے سبب جنت نگاہ بن جاتی ہے۔

دنیا زندہ پیدا کی گئی ہے لیکن کبھی کبھی اس پر موت طاری ہو جاتی ہے۔ جس طرح عالم آفاق میں خزاں کے تھپیڑے اشیاء کے حسن کو پامال کر دیتے ہیں، پودوں کی قوت نمو سلب کر لیتے ہیں اور کائنات کے سینے میں سانس منجمد کر دیتے ہیں، بالکل اسی طرح عالم انفس میں زمستانی ہواؤں سے حسن عمل کے حیات بخش چشمے خشک ہو جاتے ہیں، کشت اخلاق کی فصلیں اجڑ جاتی ہیں اور زمین پر تہذیب و شائستگی کے پھول مرجھا جاتے ہیں۔ دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں گزری جو مکافات عمل کے قانون سے مستثنیٰ رہی ہو۔ تاریخ کے اوراق میں ایسی قوموں کا ذکر ملتا ہے جو اپنے ضعف و انتشار کے سبب اپنی عظمت و سطوت کھو بیٹھیں۔

"ایسی قوموں کا بھی پتہ چلتا ہے جن کی توبہ خداوند غفور و رحیم نے عذاب کے نزول سے پہلے ہی قبول فرمائی۔" (یونس:۹۸)

اور انہیں اصلاح حال کے لئے مہلت دے دی۔ ہمیں ایسی قوموں سے بھی سابقہ پڑتا ہے جو ضعف خودی، اتحاد کی کمی اور بے راہ روی کے سبب زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں اور اپنی کھوئی ہوئی توانائیوں کو اکٹھا کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہی ہیں۔

وہ شخص جو تقویٰ کی راہ کو (جو سیدھی راہ ہے) چھوڑ کر اثم و عدوان کی پگڈنڈیوں پر چلنا شروع کرتا ہے، کبھی سلامتی کے ساتھ منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس کا دامن کانٹوں سے الجھتا ہے، اس کے پاؤں ڈگمگاتے ہیں اور اس کا ذہن وسوسوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ جب کوئی قوم اپنی تہذیب و معاشرت کی بنیاد شرک پر رکھتی ہے تو اس کی شخصیت ثنویت (Dualism) کا شکار ہو جاتی ہے۔ اس کے نظام زندگی میں وحدت نظر آتی ہے نہ اجزائے تمدن میں ہم آہنگی، اس کا نظام اخلاق پوچ اور ناکارہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ قوم کے اشراف کے لئے قوانین اور ہوتے ہیں اور ادنیٰ لوگوں کے لئے اور۔ پنڈت پوجا کا وہ حصہ ہوتے ہیں جن پر کسی قانون کا اطلاق نہیں ہوتا لیکن شودر معاشرے کا وہ طبقہ ہوتے ہیں جن کے لئے قوانین کے بندھن کبھی ڈھیلے ہی نہیں ہو پاتے۔

ضمیر جب تک بیدار ہوتا ہے، انسان کو اس کی بے راہ روی پر ملامت کرتا ہے، معصیت پر ٹوکتا ہے اور بے حسی اور جمود پر جھنجھوڑتا ہے، لیکن انسان جب کفر پر اصرار کرتا ہے، شرک پر جما رہتا ہے اور زندگی کے حقائق سے اغماض برتنے لگتا ہے تو ضمیر کی آواز دب جاتی ہے اور دل سیاہ ہونے لگتا ہے۔ دل کی یہ سیاہی رات کی سیاہی سے کچھ مختلف نہیں، رات کے اندھیرے میں لوگوں کی چادر محفوظ ہوتی ہے نہ چار دیواری، مال محفوظ ہوتا ہے نہ اولاد، جان محفوظ ہوتی ہے نہ ایمان، لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو رات کی سیاہی ہی صبح درخشاں کا پیغام دیتی ہے جب آفتاب تاب مشرق سے نکلتا ہے تو نہ صرف تاریکی ہی اپنا منہ چھپا لیتی ہے بلکہ تاریکی کے جہاں پردے میں کھیل کھیلنے والے انسان، گرہوں پر پھونکنے والی عورتیں اور دلوں میں وسوسے پیدا کرنے والے شیطان بھی غائب ہو جاتے ہیں۔

لالہ کی حنابندی ہو یا ملک نالہ کی تیاری اور مخالفت، فطرت کو ہزار جتن کرنے پڑتے ہیں، سحر کی نمود ہو یا صبح کے جانفزا جھونکوں کی نوید، زمین کو اپنے محور کے گرد چکر کاٹنے پڑتے ہیں، اسی کوشش میں، شب کی دیوی اپنے لاتعداد تابناک موتیوں کو قربان کر دیتی ہے اور وقت اپنی ان گنت ساعتوں کو نثار کر دیتا ہے۔ اسی طرح اس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو، جو باعث تکوین حیات تھا اور صدر نشین بزم کائنات، منصہ شہود میں لانے کے لئے چرخ کہن سال نے لیل و نہار کی کتنی کروٹیں بدلیں، آسمان کے ستاروں نے اس کے انتظار میں کتنی قندیلیں روشن کیں اور یوم الست سے لے کر اس کی ولادت کی ساعت ہمایوں تک کتنے ہی پاکیزہ انسانوں نے اس کی دید کے لئے عمریں گنوا دیں۔

دعائے خلیلؑ، تمنائے کلیمؑ، نوید مسیحاؑ، یتیم عبداللہ، جگر گوشہ آمنہ، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲/ ربیع الاول، بروز دوشنبہ، عام الفیل کو مکہ مکرمہ میں از طلوع نیر عالمتاب عالم قدس سے عالم امکان میں تشریف لائے۔"

☆☆..................☆☆

تحریر: حافظ عبدالشکور

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت انسان کامل

آقائے دوجہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذکر گرامی کی سعادت حاصل ہونا قابل فخر اور لائق مبارک باد ہی نہیں باعث برکت اور ذریعہ نجات بھی ہے۔

آپ اپنے قلم سے خاتم الانبیاء ﷺ کے حضور لفظوں کے گلاب، محبت کی سوغات نچھاور کیجئے، اور پیکر جمال کی عقیدت میں معطر اور عشق میں ڈوبے ہوئے پھولوں کو اپنے دامن میں سمیٹ لیجئے، آپ خاصہ کائنات کی یاد میں آنکھوں سے وارفتگی اور شائستگی کے موتی لٹائیے، یہ سارے رنگ، یہ سارے روپ، یہ سارے اسلوب، اس محبوب ازلی کی محبت کا صدقہ ہیں۔

اہل قلم حضرات صدیوں سے اپنے اپنے رنگ اور اپنے اپنے انداز میں حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ جمال میں عقیدت کے نذرانے پیش کرتے آئے ہیں، میں سوچ رہا تھا کہ اس محبوب خالق مرجع خلائق عظیم پیمبر انسان کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کاملہ کے بیان میں کیسے لکھنا شروع کروں۔

اس داستان جذب وشوق اور محبت کو کہاں سے شروع کروں دفعتاً مجھے عالم اسلام کے ایک مفکر کے الفاظ یاد آئے کہ:

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہے وہ مبارک نام جو ہر روز کروڑوں لبوں پر آتا ہے اور کروڑوں دلوں کو سرور وتازگی سے مالا مال کرتا ہے، ہمارے یہ لب اور ہمارے یہ دل اسی نام سے چودہ سو برس سے لطف اندوز ہو رہے ہیں، یہی نہیں لبوں اور دلوں کی یہ بہرہ مندی قیامت تک جاری رہے گی..... آپ جانتے ہیں یہ کروڑوں دل صدیوں سے کیوں ایک ہی انسان کامل کی محبت سے دھڑک رہے ہیں؟ یہ کروڑوں زبانیں سینکڑوں سالوں سے کیوں ایک ہی نام سے دلوں کو سرور بخش رہی ہیں؟ وجوہات بے شمار، ان گنت لاتعداد ہو سکتی ہیں، لیکن میرے خیال میں ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کروڑوں انسانوں میں سے ایک ایک انسان کے لئے اسوۂ حسنہ، نمونہ اکمل اسی انسان کامل ﷺ کی سیرت مطہرہ میں مل سکتا ہے، کونسا انسان ہے، جس کی زندگی کے لئے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی روشن حیات سے رہنمائی کا نمونہ نہ ملتا ہو۔"

جس انسان کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکار کمال کے لئے نوک قلم رطب للسان ہے۔ تاریخ انسانی کی کامل چودہ صدیاں اس پر گزر چکی ہیں اور یقیناً کوئی انسان، ہستی اس ذات گرامی کے سوا ایسی نہیں گزری، جس کے تمام گوشہ ہائے زندگی کا عقل انسان نے اس قدر سراغ لگایا ہو، جس قدر عظیم الشان ہستی کے بارے میں لگایا جا رہا ہے، مگر اس کے باوجود اب تک کسی مفکر، کسی محقق کو یہ دعویٰ نہیں کہ اس نے اس ذات اقدس کی صفات کی داستان حیات کو مکمل طور پر بیان کر لیا ہے، جس طرح سمندر کی موجوں کو کوزے میں، دریا کی لہروں کو قطرے میں جمع نہیں کیا جا سکتا، اسی طرح سیرت کامل کو ایک نشست میں بتمام وکمال بیان کرنا قطعی ناممکن ہے بلکہ ان کے دربار میں تو زبان وقلم، حرف عجز کا اظہار یوں کر سکتے ہیں کہ:

"بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"

ہم تو اس نبی کے امتی ہیں، ہم تو اس پیغمبر ﷺ کی محبت کے دیوانے ہیں، اس لئے قلوب وجاں سے انہیں رہبر ورہنما تسلیم کرتے ہیں، لیکن فضیلت تو وہ ہے جس کے سامنے مخالف بھی سر جھکانے پر مجبور ہو جائیں، اس انسان کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے گلستان سیرت کی رنگارنگی اور تنوع کے سامنے مشرق کے غیر مسلم بھی دم بخود ہو کر اعتراف حقیقت کرتے نظر آتے ہیں۔

بقول سید سلیمان ندوی اس انسان کامل ﷺ کی عظمتوں کی مختلف جہتیں ملاحظہ فرمائیں:

"وہ شہنشاہ ایسا کہ پوری کائنات اس کی مٹھی میں ہو اور بے بس ایسا کہ خود کو بھی خدا کے قبضے میں جانتا ہو، وہ غنی ایسا کہ فتوحات کے زمانے میں اونٹوں پر لدے ہوئے خزانے جوق در جوق آرہے ہوں اور ان کے گھر میں محتاجی کا یہ عالم ہے کہ چولہا تک نہ جلتا ہو، کئی کئی وقت اس پر فاقے گزر جاتے ہوں، وہ بہادر ایسا کہ مٹھی بھر جاں نثار لے کر ہزاروں کی تعداد میں بھرپور مسلح فوجوں سے ٹکرا جائے اور صلح جو ایسا کہ ہزاروں جاں نثاروں کی ہمرکابی کے باوجود صلح کے لئے تیار کھڑا ہو اور رحم دل ایسا کہ اس نے انسانی خون کا ایک قطرہ بھی اپنے ہاتھ سے نہ بہایا ہو وہ باتعلق ایسا کہ کائنات کے ذرے ذرے کی اس کو فکر غریبوں، مفلسوں کی اس کو فکر، بیواؤں اور یتیموں کی اس کو فکر خدا سے بھٹکی دنیا کہ سدھار کی اس کو فکر اور اس قدر فکر کہ خود خدا بھی کہہ اٹھے: "فلعلك باخع نفسك"

اس انسان کامل ﷺ کے کردار اکمل کی کون کون سی صفت بیان کی جائے۔ ابھی تک ہم نے انسان

باقی صفحہ 16 پر

تحریر: ایچ ساجد اعوان

مرزا قادیانی کی پیدا کردہ مذہبی منافرت اور تحریک شماتت رسول ﷺ

مرزا غلام قادیانی کی پہلی کتاب پرانی تحریریں کے نام سے ۱۸۷۹ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں مرزا غلام قادیانی نے آریہ مذہب کی خوب خوب تردید کی اور دل کھول کر مخالفت کی اور ہر وہ حربہ آزمایا گیا جو کسی کی دل شکنی کا موجب ہو سکتا تھا۔

اس کے بعد ۱۸۸۱ء میں "براہین احمدیہ" کی پہلی جلد شائع ہوئی اور یوں ۱۸۸۴ء تک اس کتاب کی چار جلدیں پے در پے چھاپ ڈالیں۔

ان کتب کے الفاظ کیا تھے نشتر تھے جو ہندوؤں کے سینے میں اترتے جاتے تھے، قرآن کہتا ہے:

"ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن" (سورۃ النحل:۱۲۵)

ترجمہ: "اللہ کے راستے کی طرف حکمت اور نیک نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور اس کی چیز کے ساتھ ان سے جدال کرو جو بہت اچھی ہے۔"

تبلیغ اسلام کی اس طریق کار کی قطعی مخالفت کرتے ہوئے مرزا قادیانی نے جاہلانہ طرز اپنایا اور ہر ممکن طریقہ سے ہندوؤں کو مخالفت پر اکسانے کی سر توڑ کوشش کی۔

مرزا قادیانی کی یہ کوششیں غیر مسلم اقوام کو مسلمانوں کے خلاف برسرپیکار کرنے کے لئے ہی نہ تھیں بلکہ اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کے اسباب بھی تیار کئے جا رہے تھے۔

مرزا قادیانی دیگر اشتعال انگیزیاں رقم کرنے سے پہلے مرزا قادیانی کا ایک اصول بیان کیا جاتا ہے تاکہ اتمام حجت ہو جائے۔

مرزا قادیانی مقدمہ براہین احمدیہ میں لکھتا ہے:

"جس میں کسی بزرگ یا پیشوا کسی فرقے کی کسر شان لازم آوے اور خود ہم ایسے الفاظ کو صراحتاً یا کنایتاً اختیار کرنا خبث عظیم سمجھتے ہیں اور مرتکب ایسے امر کو پرلے درجے کا شریر النفس خیال کرتے ہیں۔" (مقدمہ براہین احمدیہ بحوالہ ستیارتھ پرکاش اور مرزا قادیانی ص:۷۰)

ایک دوسری جگہ لکھتا ہے:

"غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے۔"

(آریہ دھرم از مرزا قادیانی ص:۱۳)

اور سنیئے:

● "گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔" (ست بچن از مرزا قادیانی ص:۲۱)

● "گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ ۵ از مرزا قادیانی ص:۵)

قادیانیوں کے ایک جلسے میں مرزا نے یہ خوب کہی:

۹ "ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا (اس کی) چھوٹی لڑکی بولی، آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟ اس نے جواب دیا بیٹی انسان سے "کت پن" نہیں ہوتا، اس طرح جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے نہیں تو وہی "کت پن" کی مثال لازم آئے گی۔"

(تقریر مرزا در جلسہ قادیان ۱۸۹۷ء رپورٹ ص:۹۹)

مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا اصولوں کو ذہن میں رکھئے اور اس کے الفاظ بھی پڑھئے یہاں تو وہی مثل صادق آتی ہے کہ: "مرزا کی جوتی مرزا کے سر۔"

آریوں کو مرزا قادیانی کی گالیاں:

● "کیا قادیان کے احمق اور جاہل اور کمینہ طبع بعض آریہ......۔"

(نزول المسیح از مرزا قادیانی ص:۹)

● "ان لوگوں (آریوں) کے نزدیک جھوٹ بولنا تو شیر مادر ہے، شیاطین ہیں نہ انسان۔"

(نزول المسیح از مرزا قادیانی ص:۱۱)

● "پس اے آریو...... اے بے خوف اور سخت دل قوم...... وہ اول درجہ کا خبیث فطرت اور ناپاک طبع ہوتا ہے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی از مرزا قادیانی ص:۱۵۶)

● "سفلہ طبع لیکھ رام۔ افسوس کہ یہ بے باکی اور بدگوئی کا تخم بدقسمت دیانند اس ملک میں لایا...... لیکھ رام پشاوری جو محض نادان اور ابلہ تھا۔"

(چشمہ معرفت جلد۱۱،ص:۳۰)

● "اس قسم کی شوخ چشمی اور بدزبانی اور بے باکی خاص آریوں کا حصہ ہے۔"

(چشمہ معرفت جلد اول ص:۹)

● "چوروں اور خیانت پیشہ لوگوں......"

(آریہ دھرم ص:۱۳)

● "یہ کینہ طبع لوگ، نکتہ چینی کے لئے تو حریص تھے ہی، اس پر چند شریر اور نادان عیسائیوں کی کتابیں ان کو مل گئیں اور شیطانی جوش نے یہ تلقین دی کہ یہ سب سچ ہے، لہٰذا اس روسیاہی اور غدامت کا انہوں نے بھی حصہ لیا جواب نادان پادریوں کے منہ پر نمایاں ہے۔" (آریہ دھرم ص:۴۳)

● "اے نادان آریہ کسی کنوئیں میں پڑ کر ڈوب مرو۔" (آریہ دھرم ص:۹۴)

● "لیکھ رام کی طبیعت میں افتراء اور جھوٹ کا مادہ تھا۔" (استفتاء ص:۷)

● "درحقیقت یہ شخص (دیانند) سخت دل سیاہ اور نیک لوگوں کا دشمن تھا......اس ناحق شناس اور ظالم پنڈت نے......" (ست بچن ص:۸)

● "اس نادان پنڈت کی اشتعال دہی کی وجہ سے یہ حق رکھتا ہے......یہ خشک دماغ پنڈت بکلی، بے نصیب اور بے بہرہ تھا......وہ نہایت ہی موٹی سمجھ کا آدمی تھا اور بایں ہمہ اول درجہ کا متکبر بھی تھا۔"

(ست بچن ص:۹)

● "وہ خود ایسے موٹے خیالات اور غلطیوں میں گرفتار تھا کہ دیہات کے گنوار بھی اس سے بمشکل سبق لے جاسکتے تھے۔" (ست بچن ص:۱۳)

● "اے نالائق آریو۔"

(ست بچن ص:۳۴)

● "مہاراج شریر النفس بولے، شریر پنڈت......" (آریہ دھرم ص:۴۱،۴۲)

● "یہ نالائق ہندو وہی شخص ہے جس نے اپنے پنڈت ہونے کی شیخی مار کر......" (ست بچن ص:۲)

● "لیکن دیانند ایسے زمانے میں بھی نابینا رہا جب کہ انگلستان اور جرمن وغیرہ میں ویدوں کے ترجمے ہو چکے ہیں۔" (ست بچن ص:۱۹)

اور یوں مرزا قادیانی نے ایک تو اپنا سودا بکوانے اور دوسرے مخالفوں کو کسانے کی مکمل تلاش کرلی، براہین احمدیہ صفحہ ۱۲، اشاعت سوم میں ان کا دس ہزار انعامی اشتہارات شائع کر دیا گیا ہے، تبلیغ رسالت میں بھی درج ہے۔

عیسائیوں اور آریوں نے اس کا جواب دیا۔ مرزا قادیانی کا مطلوبہ ہدف قریب تھا اور جواباً اپنے ترکش کا پہلا تیر آزمایا، ملاحظہ فرمائیے:

● "کئی ایک پادری صاحبوں اور ہندو صاحبوں نے جوش میں آکر اخبار "سفیر ہند" اور "نور افشاں" ہیں کہ ضرور ہم اس کتاب کا جواب لکھیں گے اور بعض صاحب ڈوموں کی طرح ایسے صریح ہجو آمیز الفاظ استعمال میں لائے ہیں کہ جن سے ان کی طینت کی پاکی خوب ظاہر ہوتی ہے گویا وہ اپنی اوباشانہ تقریروں سے ہمیں ڈراتے اور دھمکاتے ہیں، مگر انہیں معلوم نہیں ہم تو ان کی تہ سے واقف ہیں اور ان کے جھوٹے اور ذلیل اور پست خیال ہم پر پوشیدہ نہیں سو: "سو ان سے ہم کیا ڈریں اور وہ کیا ہمیں ڈرائیں گے۔" (بحوالہ ستیارتھ پرکاش اور مرزا قادیانی از مولانا مظہر علی اظہر ص:۴۳)

مقدمہ براہین احمدیہ میں مرزا قادیانی نے کیا کیا گل کھلائے، ملاحظہ فرمائیے:

● "سو اگرچہ یہ دعویٰ تو اس کتاب میں ایسا رد کیا گیا کہ وید موجودہ کا قصہ ہی پاک ہوگیا ہے۔"

(مقدمہ براہین احمدیہ، بحوالہ ستیارتھ پرکاش اور مرزا قادیانی از مولانا مظہر علی اظہر ص:۴۳)

نیز

● "پھر اپنے پرمیشر پر بھی یہ بدظنی جو اس کو غافل یا مدہوش یا مخبوط الحواس تصور کیا ہے کہ جو اس قدر بے خبر ہے کہ بعد وید کے ہزار ہا طور کی نئی نئی بدعتیں نکلیں اور لاکھوں طرح کے طوفان آئے اور اندھیریاں چلنے لگیں اور رنگارنگ کے فساد برپا ہوئے اس کے راج میں ایک بری طرح کی گڑبڑ پڑ گئی اور دنیا کو اصلاح جدید کی سخت سخت حاجتیں پیش آگئیں، پر وہ کچھ ایسا سویا کہ پھر نہ جاگا اور کچھ ایسا کھسکا کہ پھر نہ آیا، گویا اس کے پاس ابتدائی الہام تھا جو وید میں خرچ کر بیٹھا اور وہی سرمایہ تھا جو پہلے کہ بانٹ چکا اور پھر ہمیشہ کے لئے خالی ہاتھ رہ گیا اور منہ پر مہر لگ گئی۔"

(مقدمہ براہین احمدیہ مصنفہ مرزا قادیانی بحوالہ ستیارتھ پرکاش اور مرزا قادیانی از مولانا مظہر علی اظہر ص:۴۳)

مرزا قادیانی کا پنڈتوں کو گرمانا:

● "ہمارا باعث ان واہیات باتوں کا اور بے ہودہ چالاکیوں کا یہ ہے کہ پنڈت صاحب نہ عربی جانتے ہیں نہ فارسی اور نہ بجز سنسکرت کے کوئی اور بولی بلکہ اردو خوانی سے بھی بالکل بے بہرہ اور بے نصیب ہیں اور ایک اور بھی باعث ہے جو ان کی تو تصنیف کتابوں کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ علاوہ کم فہمی اور بے علمی کے تعصب کے ان کی فطرتی سمجھ بھی سودائیوں اور وہمیوں کی طرح وضع استقامت پر قائم ہونے اور صراط مستقیم پر ٹھہرنے سے نہایت لاچار ہے اور نیک کو بدخیال کرنا اور بد کو نیک سمجھنا اور کھرے کو کھوٹا اور کھوٹے کو کھرا قرار دینا اور الٹے کو سیدھا اور سیدھے کو الٹا جاننا ان کی ایک عام عادت ہوگئی ہے جو ہر جگہ برملا اختیار ان کے ظہور میں آتی

ہے۔"(ستیارتھ پرکاش اور مرزا قادیانی از مولانا مظہر علی اظہر ص:۷۷،۷۸)

مرزا قادیانی پے در پے متعدد وار کرنے کے بعد زخمی سانپ کے زہر اور اس کی پھنکار کی پیش بندی خود ان الفاظ میں کرتے ہیں اور یہی ان کا مطمع نظر تھا:

"منہ سے فضول باتیں بکنا کوئی بڑی بات نہیں، جو جی چاہے، بک لیا، کون روکتا ہے لیکن معقول طور پر مدلل بات کا مدلل جواب دینا شرط انصاف ہے یوں تو ہمارے سارے مخالفین گالیاں دینے اور توہین کرنے کو بڑے چالاک ہیں اور ہجو اور اہانت کرنا کسی استاد سے خوب سیکھے ہیں۔"(ستیارتھ پرکاش اور مرزا قادیانی از مولانا مظہر علی اظہر ص:۸۶،۸۷)

مرزا قادیانی کی کتاب براہین احمدیہ کے تین حصے تو ۱۸۸۰ء میں سفیر ہند پریس امرتسر میں چھپے مگر جلد چہارم مطبع ریاض ہند امرتسر میں ۱۸۸۴ء میں طبع ہوئی۔ اب تک مرزا قادیانی مسلسل اشتعال انگیزیوں میں مصروف تھے، حوالے نوٹ فرمایئے:

"ہندوؤں کا پرمیشر آپ ہی لوگوں کو بدفعلی اور پلیدی میں ڈالنا چاہتا ہے۔"(براہین احمدیہ حصہ چہارم ستیارتھ پرکاش اور مرزا قادیانی از مولانا مظہر اظہر ص:۱۱۹)

نیز

"مگر افسوس کہ پنڈت صاحب نے اس دلیل اعتقاد سے دست کشی اختیار نہ کی اور اپنے بزرگوں اور اوتاروں وغیرہ کی اہانت اور ذلت جائز رکھی مگر اس ناپاک اعتقاد کو نہ چھوڑا۔"(براہین احمدیہ حصہ چہارم بحوالہ ستیارتھ پرکاش اور مرزا قادیانی از مولانا مظہر علی اظہر ص:۱۹۹)

آریہ مذہب سے بدتر کوئی مذہب نہیں:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"ان کے مذہب اور اعتقاد کا سراسر باطل ہونا براہین قطعیہ سے ان پر ظاہر کیا اور نہایت عمدہ اور کامل دلائل سے بادب تمام ان پر ثابت کر دیا کہ دہریوں کے بعد دنیا میں آریوں سے بدتر اور کوئی مذہب نہیں۔"(براہین احمدیہ جلد چہارم ستیارتھ پرکاش اور مرزا قادیانی ص:۱۱۸)

"پنڈت صاحب جو مرزا قادیانی کی تحریروں میں زیر عتاب ہیں ۳۰ اکتوبر ۱۸۸۳ء کو اس عالم فانی سے رخصت ہو گئے۔"(ستیارتھ پرکاش اور مرزا قادیانی از مولانا مظہر علی اظہر ص:۱۲۵)

مرزا قادیانی اس اعتراف میں براہین احمدیہ حصہ چہارم مطبوعہ ۱۸۸۴ء میں لکھتے ہیں:

"مگر ان کی طرف سے (یعنی پنڈت صاحب کی طرف سے) کبھی صدا نہ اٹھی یہاں تک کہ خاک میں یا راکھ میں جا بسے۔"(ستیارتھ پرکاش اور مرزا قادیانی از مولانا مظہر علی اظہر ص:۱۲۵)

کچھ پنڈت صاحب کے بارے میں:

"آریہ سماج کے بانی تھے، سوامی دیانند سرسوتی کے نام سے مشہور تھے جب کہ ان کا اصل نام مول شنکر تھا۔ وہ ۱۸۲۴ء کو گجرات (کاٹھیاواڑ) میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۴۵ء میں گھر بار چھوڑ کر نکلے قریہ قریہ در بدر پھرے۔ جدید علوم سے سوجھ بوجھ حاصل کی، ازاں بعد ان کے گرو نے جدید علوم اور فنون کی کتب پھینکوا کر وید کی تعلیمات پر غور و فکر کا حکم دیا۔"(ماہنامہ "نعت" لاہور جلد ۴، شمارہ ۹ ص:۳۳)

۱۸۷۵ء میں بدنام زمانہ کتاب "ستیارتھ پرکاش" شائع کروائی جس کے کل باب ۱۲ تھے۔

مرزا قادیانی کی ان اشتعال انگیز تحریروں اور پنڈت جی کی وفات کے بعد ۱۸۸۳ء میں ستیارتھ پرکاش کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا گیا، جس میں تیرھواں اور چودھواں باب آ شامل ہوا اور ان دو ابواب میں خصوصاً چودھویں باب میں رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں لکھی گئیں۔

میاں قمر الدین مہتمم شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام ہند، رئیس اچھرہ ضلع لاہور نے مولانا مظہر علی اظہر کی کتاب "ستیارتھ پرکاش اور مرزا قادیانی" پر تقریظ رقم کی ہے، اس میں آپ لکھتے ہیں:

"مصنف کتاب "ستیارتھ پرکاش اور مرزا قادیانی" نے اپنی کتاب میں اس شخص یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کی تبلیغی اور دینی سرگرمیوں کا جائزہ لیا ہے اور اس کی مختلف کتابوں کے حوالوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ کس طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے دانستہ دوسرے مذاہب اور ان کے پیروؤں پر کیچڑ اچھالا اور ان کو اسلام اور بانی اسلام علیہ السلام کے خلاف گندہ اور زہر آلودہ مواد شائع کرنے پر اکسایا۔"(ستیارتھ پرکاش اور مرزا قادیانی از مولانا مظہر علی اظہر ص:۵،۴)

"کتاب البریہ" میں مرزا صاحب نے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ اسلام اور بانی اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلاف دوسرے لوگوں نے بھی بہت کچھ لکھا ہے، اس سلسلے میں اس کتاب کی اشاعت دوم میں جو دسمبر ۱۹۳۲ء میں ہوئی صفحہ اول پر عنوان یوں ہے:

"ستیارتھ پرکاش مصنفہ پنڈت دیانند ۱۹۷۵ء ماخوذ از ترجمہ ستیارتھ پرکاش مطبع کشن چند کمپنی لاہور۔"

اس عنوان سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ گویا ۱۹۷۵ء کے ایڈیشن میں پنڈت صاحب نے چودھواں باب تحریر کیا، مگر مرزا قادیانی نے ۱۸۷۵ء (ستیارتھ پرکاش اور مرزا قادیانی ص:۱۲۸)

گویا مرزا صاحب خود معترف ہیں کہ ستیارتھ

پرکاش کے پہلے ایڈیشن میں چودھواں باب نہیں تھا اور یہ مرزا صاحب کی نوازشات سے ۱۸۸۴ء میں ضبط تحریر میں آیا:

الجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

مرزا قادیانی کی شاعرانہ حسن کلامی ملاحظہ فرمایئے۔ موصوف اس میدان میں بھی کسی سے کم نہ تھے:

چھپے چھپے حرام کروانا
آریوں کا اصول بھاری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے
ساری شہوت کی بے قراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط
یار کی اس کو آہ و زاری ہے
دس سے کروا چکی ہے زنا لیکن
پاک دامن ابھی بے چاری ہے
زن بیگانہ پر یہ شیدا ہیں
جس کو دیکھو وہی شکاری ہے
ہے قوی مرد کی تلاش انہیں
خوب جورو کی حق گزاری ہے
تاکہ کروائیں پھر اسے گندی
پاک ہونے کی انتظاری ہے

(آریہ دھرم مصنفہ مرزا قادیانی ص۷۶،۷۷)

آریوں کا پرمیشر:

مرزا قادیانی آریوں کے سینے میں ایک اور زہر آلود نشتر یوں گھونپتے ہیں:

”آریوں کا پرمیشر ناف سے دو ہاتھ نیچے ہے۔“

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللّٰہ فیسبوا اللّٰہ عدوا بغیر علم“ (سورۃ انعام:۱۰۹)

ترجمہ: ”اور نہ برا کہوں ان لوگوں کو کہ پکارتے ہیں سوائے اللہ کے، پس برا کہنے لگیں گے خدا کو زیادتی سے بے سمجھے۔“

قرآن تعلیم دیتا ہے کہ کسی کے غلط خدا کو بھی برا نہ کہو تاکہ اس کے پیرو تمہارے سچے خدا کو بے علمی سے برا نہ کہیں۔ قرآن کا منشا خدائے بزرگ و برتر کی عظمت اور شان میں سب سے منع کرتا ہے جب کہ مرزا قادیانی اپنی کوتاہ فکری اور قرآن دشمنی کا اعلان ان الفاظ میں کرتا ہے:

”اور سخت الفاظ کے استعمال کرنے میں ایک یہ بھی حکمت ہے کہ خفتہ دل اس سے بیدار ہوتے ہیں اور ایسے لوگوں کے لئے جو مداہنہ کو پسند کرتے ہیں، ایک تحریک ہو جاتی ہے۔ مثلاً ہندوؤں کی قوم ایک ایسی قوم ہے کہ اکثر ان میں سے ایسی عادت رکھتے ہیں کہ اگر ان کو اپنی طرف سے نہ چھیڑا جائے تو وہ مداہنہ کے طور پر تمام عمر دوست بن کر دینی امور میں ہاں سے ہاں ملاتے رہتے ہیں، بلکہ بعض اوقات تو ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف اور اس کے دین کے اولیأ کی مدح وثنا کرنے لگتے ہیں (جی ہاں! مرزا قادیانی جیسے اسلام دشمن کو یہ کیسے گوارا ہوسکتا تھا، ناقل) لیکن دل ان کے نہایت درجہ کے سیاہ اور سچائی سے دور ہوتے ہیں۔ ان کے روبرو سچائی کو اس کی پوری حرارت اور تلخی کے ساتھ ظاہر کرنا اس نتیجہ خیز کا منتج ہوتا ہے کہ اسی وقت کا مداہنہ دور ہو جاتا ہے اور بالجبر یعنی وانکشاف اور اعلانیہ اپنی کفر کو بیان کرنا شروع کردیتے ہیں گویا ان کی رف کی بیماری محرقہ کی طرف انتقال کر جاتی ہے۔ سو یہ تحریک جو طبیعتوں میں جوش پیدا کر دیتی ہے اگرچہ ایک نادان کی نظر میں سخت اعتراض کے لائق ہے مگر ایک فہیم آدمی بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ یہی تحریک رو بحق کرنے کے لئے پہلا زینہ ہے۔“ (ازالہ اوہام مصنفہ مرزا قادیانی اشاعت بنجم ص:۱۵)

شیطنیت کے یہ زینے مرزا قادیانی اس رفتار سے چڑھے کہ:

ابلیس کہتا تھا اس کے یہ کرتب دیکھ کر
بازی لے گیا مجھ سے مقدر تو دیکھئے

”بعض غیر جانبدار محققین کا خیال ہے کہ رسالہ مذکورہ کا چودھواں باب سوامی دیانند سرسوتی کا لکھا ہوا نہیں...... اور اس شیطانی مواد کا اضافہ بہت بعد میں ہوا جب قادیانی مولویوں (پادریوں) نے انگریز آقا کی شہ پر آریہ سماجیوں سے اور آریہ سماج کے قائدین نے مرزائی پروہتوں سے چپقلش شروع کی۔ مناظرے کے نام پر گالی گلوچ اور اشاعتِ اسلام کے پردے میں توہین رسالت (ﷺ) کا سامان کیا گیا۔ چودھویں باب کے بارے میں یہ رائے بعض معتبر حوالوں سے بھی ثابت ہوتی ہے، باوجودیکہ آریہ سماجی تنظیم بھی برٹش گورنمنٹ کی تائید سے اٹھا کر منظر عام پر لا کھڑا کیا۔ تاریخی نقطۂ نظر سے یہ موقف قطعاً غلط نہیں ٹھہرتا کہ تحریک شاتمِ رسول بھی مرزا قادیانی، جہنم مکانی کے سبب سے پیدا ہوئی ہے۔ گو یہ دونوں طبقے انگریز شاطر کے مہرے تھے اور اسی کے اشارے پر فرقہ وارانہ فسادات کو ہوا دیتے رہے

تھے مگر ظاہری سبب کچھ یوں پیدا ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے آریہ سماجیوں کو اپنے رجحان طبعی کے موافق مسلسل غلیظ گالیاں سنائیں اور ہندو دھرم پر قابل اعتراض انداز میں حملے کیے۔"

(ماہنامہ "نعت" لاہور جلد ۴، شمارہ ۸، ص:۳۳)

"اور بقول آغا شورش کاشمیری مرحوم نتیجتاً آریہ سماج نے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن و اسلام کے خلاف دریدہ دہنی کا آغاز کیا۔"

(تحریک ختم نبوت از آغا شورش کاشمیری ص:۳۴)

ہندوؤں کے ہر دلعزیز لیڈر گاندھی جی کا ایک معتبر حوالہ یہاں سند کی حیثیت رکھتا ہے۔ گاندھی جی کہتے ہیں:

"اس فتنے کا آغاز مرزائی مولویوں (پادریوں) نے کیا ہے جنہوں نے اپنے لٹریچر میں ہندو مذہب کو ہمیشہ نشانہ طنز بنایا۔ سوامی دیانند سرسوتی کو غلیظ سے غلیظ گالیاں دی گئیں اور ہندوانہ رسوم پر سفیہانہ تمسخر کیا۔ اس پر بعض نادان آریہ سماجیوں نے انتقاماً حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی توہین شروع کر دی۔"

(ینگ انڈیا/ ۲۹ جون ۱۹۲۴ء، ۲۴ ستمبر ۱۹۲۴ء)

اس بحث سے مندرجہ ذیل نکات سامنے آتے ہیں:

۱:...... مرزا قادیانی کی مذہبی چھیڑ چھاڑ سے پہلے ہندوستان کے اکثر ہندو دانشور، لیڈر، مذہبی اسکالرز اور شعراء آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی میں کسی سے کم نہ تھے۔

۲:...... مرزا قادیانی نے ہندوؤں کے خلاف ۱۸۷۹ء میں لکھنا اور بولنا شروع کیا اور غلیظ تر الفاظ استعمال کر کے اسلام اور بانی اسلام ﷺ کے خلاف دریدہ دہنی کا سامان کیا۔

۳:...... "ستیارتھ پرکاش" کا پہلا ایڈیشن ۱۸۷۵ء میں شائع ہوا، اس میں چودھواں باب موجود نہیں تھا۔ مرزا قادیانی کی محاذ بازی کے نتیجے میں ۱۸۸۴ء میں "ستیارتھ پرکاش" کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا جس میں چودھواں باب مغلظات سے پُر تھا۔

۴:...... مرزا قادیانی کا اقرار کہ جب تک ہندوؤں کو اپنی طرف سے نہ چھیڑا جائے بالجبر، وانشاف اور اعلانیہ اپنے کفر کا اظہار نہیں کرتے۔

۵:...... ہندوؤں کی طرف سے جب حضور ﷺ کی شان اقدس میں گستاخیوں کا سلسلہ شروع ہوا تو مرزا قادیانی کا اس عمل کو عین اپنی تحریک کے حق میں گردانتا۔

۶:...... غیر جانبدار محققین کا تجزیہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مقدسہ میں ہندوؤں کو گستاخی کرنے پر مرزا قادیانی کی اشتعال انگیز تحریروں اور تقریروں نے اکسایا۔

مرزا قادیانی نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہرزہ سرائی کرنے کی ایسی قبیح بنیاد رکھی کہ اس خبیث عمارت پر کبھی تو ستیارتھ پرکاش اور کبھی مہاشے راجپال کے بدنما دھبے دکھائی دیتے ہیں۔

مرزا قادیانی ہی کے کانٹے بونے کا یہ نتیجہ تھا کہ امت مسلمہ کو رام گوپال، نتھو رام، شردھانند، پالال، ستار اور چلپل سنگھ جیسے خاردار اور زہر آلود درخت کاٹنے پڑے۔

اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ مذکورہ بالا گستاخان نبی ﷺ کی گستاخیوں کا مصدر قادیانی مذہب تھا۔ یونہی اس حقیقت سے بھی انکار ناممکن ہے کہ گستاخان رسول ﷺ کا مہاگرو خود مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔

☆☆..................☆☆

قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جائے (قائدین ختم نبوت)

قادیانیت ایک بڑا فتنہ ہے جو ملک کی سالمیت کے خلاف اور اسلام کے نام پر بے خبر اور غریب عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش میں ہر وقت مصروف رہتا ہے۔ تازہ مقامی ووٹر لسٹوں میں مرزائیوں نے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں کے نام قادیانی مذہب کے خانہ میں درج کئے ہیں اور بعض قادیانیوں نے دنیوی مفاد حاصل کرنے کے لئے اپنا نام مسلم مذہب کے خانہ میں لکھوائے ہیں یہ سب کچھ اس لئے تاکہ نام نہاد حقوق انسانی کے اداروں کو باور کروائیں کہ پاکستان ان کے حقوق کا خیال نہیں کرتا اور این جی اوز کے نام پر فنڈ حاصل کر کے مسلمانوں کو مرتد بنانے کی سرگرمیاں برپا رکھ سکیں، قادیانیوں کو قانون کا پابند بنایا جائے وہ سرعام خلاف ورزی کر رہے ہیں شاید حکومت کی پشت پناہی مل رہی ہے۔ اس بات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ اور مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا اور مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا بشیر احمد ترتیبی کنونشن کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا جس میں اندرون سندھ خصوصاً ضلع خیرپور میرس کے نامور علماء کرام مفتی شیخ الحدیث اور نوشہرو فیروز ضلع سے علماء کرام کے وفود نے پیر طریقت ولی حضرت مولانا کامل خواجہ خان محمد مدظلہ کندیاں شریف کی زیارت کے لئے شرکت فرمائی۔ اس سے پہلے تاج کالونی گمبٹ میں نئے دفتر کے افتتاح کے موقعہ پر گمبٹ شہر کی عوام نے حضرت اقدس کا استقبال کیا اور دعائے خاص میں شریک ہوئے، اس موقعہ پر سب نے جوش و جذبہ سے بیعت کی کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہر حال میں کریں گے اور شعائر اسلام استعمال کرنے سے حکومت نے قادیانیوں کو نہ روکا تو ہم خود ان کو لگام دیں گے۔

تحریر: مولانا محمد قاسم

مرزائیت کا میدان مناظرہ سے فرار!

مرزائیت سفید کپڑے میں لپٹی ہوئی غلاظت کا نام ہے، دجل، فریب دھوکہ عیاری، مکاری ان کا کام ہے، یہ جب بھی کبھی اہل حق کے سامنے آتے ہیں اور ان کے کفر کا پردہ چاک ہوتا ہے تو عوام الناس مرزائیت پر لعنت بھیجتے ہیں اور پروردگار عالم کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان کی دولت سے مالا مال کیا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ کرنے کی توفیق دی ہے۔

قارئین کرام مرزائیت ایک ایسا فتنہ ہے کہ جس سے اسلام اور مسلمانوں کے ایمانوں کو بہت نقصان پہنچا ہے مرزائیوں نے ہمیشہ مکاری، عیاری سے کام لیا ہے سادہ لوح مسلمانوں کو نوکری اور چھوکری کا لالچ دے کر ان کے ایمان عقیدہ پر حملہ کیا ہے، حال ہی میں ضلع بہاولنگر میں ایک مرزائی نے جو کہ مرزائیت کے اس گھرانے کا فرد ہے جس کی ماں مرزائیت کی مربیہ ہے اور اس کا سارا خاندان مرزائیت کی تبلیغ کرتا ہے، اس مرزائی نے سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلا کر ان کے ایمان پر حملہ کیا اور ان سے یہ کہا کہ مسلمانوں اور مرزائیوں میں فرق صرف یہ ہے کہ مسلمان کہتے ہیں حضرت مہدی علیہ الرضوان اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے آئیں گے اور ہم (یعنی مرزائی) یہ کہتے ہیں کہ مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام دو شخصیتیں نہیں بلکہ دونوں ایک شخصیت ہیں اور ان سادہ لوح مسلمانوں کو کہا کہ "لا مھدی الا عیسیٰ" اور آگے چل کر یہ کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام تو فوت ہو گئے ہیں، دیکھیں قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "انی متوفیک" اور عیسیٰ علیہ السلام خود فرما رہے ہیں کہ: "فلما توفیتنی" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں موت دوں گا اور عیسیٰ علیہ السلام بھی فرما رہے ہیں کہ جب تو نے مجھے موت دی، مسلمان نوجوان اس مکار کے سامنے خاموش رہے کہ قرآن کی آیتیں پڑھ رہا ہے تو اس مرزائی نے چیلنج کیا کہ آپ اپنے کسی آدمی کو بلائیں اور وہ عام فہم الفاظ میں یہ مسئلہ واضح کرے اور میرے ساتھ بحث کرے تو ان نوجوانوں نے دفتر ختم نبوت میں مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا محمد قاسم سے رابطہ کیا اور صورت واقعہ سے آگاہ کیا تو مولانا محمد قاسم شجاع آبادی نے کہا کہ آپ اس سے وقت لیں اور جب وہ آپ کے پاس آجائے تو مجھے اطلاع دیں میں ان کی کتابیں لے کر آجاؤں گا اور مناظرہ ہوگا، چنانچہ جمعہ روز صبح دس بجے دوستوں نے اطلاع دی کہ آپ آجائیں وہ مرزائی بھی آچکا ہے تو حضرت مولانا محمد قاسم نے مرزائیوں کی کتابیں حقیقت الوحی ازالہ اوہام وغیرہ ساتھ لیں اور وہاں پہنچ گئے، جب مرزائی نے اپنی مکر و فریب دھوکہ اور جھوٹ سے بھری ہوئی کتابیں دیکھیں تو کہنے لگا کہ کتابوں کے حوالہ جات کی بات بعد میں کریں گے پہلے قرآن کریم کی آیت مبارکہ سے بات شروع کرتے ہیں تا کہ یہ لوگ بھی ہماری گفتگو کو سمجھ سکیں مسلمان کافی تعداد میں اکٹھے ہو گئے تھے اب بحث شروع ہوئی اس نے وہی اپنی پہلے والی گفتگو شروع کی اور کہنے لگا کہ لو دیکھو میں قرآن کی آیت پڑھ رہا ہوں، اس کا جواب بھی قرآن کی آیت سے دوں گا سب سے پہلے اس مرزائی نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور قرآن میں "انی متوفیک" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں آپ کو موت دوں گا اور عیسیٰ علیہ السلام بھی اقرار کر رہے ہیں کہ: "فلما توفیتنی" کہ جب تو نے موت دی تو قرآن سے ثابت ہو گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نے عوام الناس کو مخاطب کر کے کہا کہ اسی صورت میں اس آیت مبارکہ سے آگے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وقولهم انا قتلنا المسيح عيسى ابن مريم رسول الله وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم"

اور اس سے آگے والی آیت میں اللہ تعالیٰ واضح فرماتے ہیں۔ بل رفعه الله اليه ان آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اور

"ان کا قول ہے کہ ہم نے (یہود و نصاریٰ) عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو قتل کر دیا اور نہ وہ قتل کئے گئے ہیں اور نہ سولی پر لٹکائے گئے ہیں بلکہ ان کو شبہ لگ گیا تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا ہے۔"

قرآن پاک واضح اعلان کر رہا ہے: متوفیک کا معنی بھی موت نہیں ہوتا اور فلما توفیتنی کا معنی بھی موت نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اٹھالیا ہے اور وہ قیامت سے پہلے نازل ہوں گے۔ اس بات پر مرزائی غصے میں آ کر بولا کہ قرآن میں آسمان کا لفظ دکھاؤ کہ آسمان سے نازل ہوں گے۔ حضرت مولانا محمد قاسم نے کہا کہ اس کا

جواب میں دوں یا تیرا مرزا قادیانی دے۔ مرزا قادیانی اپنی کتاب براہین احمدیہ ص ۳۶۱ پر لکھتا ہے:

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام انجیل کو ناقص چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے"

اور براہین احمدیہ ج ۴ ص ۴۹۸، ۴۹۹ پر انجیل لکھتا ہے کہ:

"حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اقطار میں پھیل جائے گا۔ مبلغ ختم نبوت نے کہا کہ اب انکار کریں ان حوالہ جات کا مرزائی نے کہا کہ یہ حوالے ہماری کتابوں میں ہیں؟ مبلغ ختم نبوت نے کہا کہ جی ہاں ہیں آپ اصل کتابیں لائے ہیں مرزائی نے آئندہ اور کتابیں لے کر آنے کا وعدہ کیا۔ مبلغ ختم نبوت نے کہا کہ "متوفیک" کا ترجمہ موت نہیں ہے۔ آپ مسلمانوں کی بات نہیں مانتے، اپنے مرزے کی بات تو مان لیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب براہین احمدیہ مطبوعہ ربوہ ص: ۲۶۳ پر لکھتا ہے:

"متوفیک کا کامل اجر بخشوں گا۔"

اب مرزائی کی بولتی بند ہوگئی اور کہنے لگا میں کل اپنے کسی اور مربی کو بھی لے آؤں گا اور لائبریری سے کتابیں بھی لاؤں گا۔ مبلغ ختم نبوت نے کہا کہ آپ نے مسلمانوں کو دھوکہ دیا ہے کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) ایک ہی شخصیت ہیں، ان کی وضاحت قرآن، حدیث کی رو سے سن لیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام قرآن پاک میں بی بی مریم ہے اور آپ بغیر والد کے پیدا ہوئے۔ حضرت مہدی کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا اور اس کی والدہ کا نام میری والدہ کے نام پر ہوگا اور اس کا اپنا نام میرے نام پر ہوگا۔ یعنی حضرت مہدی کا نام محمد والد کا نام عبداللہ اور وہ بی فاطمہ کے خاندان سے ہوگا۔"

اب ان دونوں شخصیات کو کس طرح آپ اکٹھا کر سکتے ہیں؟ تو مرزائی کہنے لگا کل اسی جگہ پر بحث ہوگی، آپ نے نزول عیسیٰ علیہ السلام پر حدیثیں پیش کرنی ہیں اور مجھے ہماری کتابوں سے کہ حوالہ جات دکھانے ہیں، چنانچہ دوسرے دن کچھ مسلمان نوجوانوں کے ساتھ وہ دفتر ختم نبوت آیا اور کہنے لگا کہ میں نے اپنے ایک دو آدمیوں سے بات کی ہے تو وہ کہتے ہیں چھوڑیں آپ کس چکر میں پڑ گئے ہیں اور مربی صاحب نے کتابیں دینے سے انکار کیا ہے کہ ہم پر پابندی ہے۔ مبلغ ختم نبوت نے مشکوۃ شریف اٹھائی اور باب نزول عیسیٰ علیہ السلام کی پوری حدیثیں بمعہ ترجمہ سنائیں اب مرزائی کہنے لگا کہ ہمیں حدیثیں نہیں بتائی گئیں۔ کل میں کتابیں لے کر آؤں گا مبلغ ختم نبوت نے کہا کہ اگر آپ کو آپ کا مربی کتابیں نہیں دیتا تو میرے ساتھ ہمارے مرکزی دفتر ملتان چلو میں تمہیں تمام حوالہ جات دکھاؤں گا، اس نے کہا نہیں میں کل لاہور جارہا ہوں اور وہاں سے کتابیں اور اپنے بڑے مربی کو ساتھ لاؤں گا۔ پھر مناظرہ ہوگا، اس دن کے بعد سے آج تک وہ نہیں آیا، مسلمان نوجوان بہت خوش ہوئے۔ مرزا قادیانی کی پوری زندگی جھوٹ، فریب، دھوکہ، زنا، شراب خوری سے پر ہے۔ مبلغ ختم نبوت نے ان نوجوانوں کو مزید حوالہ جات دکھائے اور ایسے ایسے سوال سکھے کہ مرزائی زہر کا پیالہ تو پی سکتے ہیں لیکن جواب نہیں دے سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو مرزائیت کے مقابلے میں تیار رہنے کی توفیق دے۔ (آمین)

☆☆..........☆☆

بقیہ: محمد رسول اللہ بحیثیت انسان کامل

کامل ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی کاملیت اور جامعیت کے اس پہلو کا تذکرہ کیا کہ ان کی زندگی ہر طرح کے انسانوں کی رہنمائی کے لئے نمونہ کمال مہیا کرتی ہے۔ ایک فرد اور ایک انسان کی انفرادی زندگی کی جزئیات اور تفصیلات کے حوالے سے بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی انسان کامل کی زندگی قرار پائی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تاریخ کے ہر دور میں اور اہل علم کے ہر گروہ نے اہل فکر و نظر نے اس لئے بھی انسان کامل جانا ہے۔

جو کسی فرد واحد کا دستور حیات نہیں، بلکہ کائنات کے لئے ایک مکمل نظام زندگی ہے، اسی حد تک انسانی زندگی آج خاک نشیں انسان چاند اور اس سے آگے کی دنیاؤں پر کمندیں ڈال رہا ہے اور نا معلوم کہ مستقبل میں انسان کے ہاتھ کس کس دنیا تک پہنچ جائیں؟ وہ کہیں بھی پہنچے اس کی تمدنی زندگی کے گوشے کتنے ہی پھیل جائیں اور پھیل کر زمین و آسمان شمس و قمر فضا و خلا سب ہی کو ڈھانپ لیں پھر بھی انسان کامل ﷺ کی سیرت طیبہ زندگی کے ہر گوشے میں اس کی رہنمائی کرتی رہے گی اور انسانیت کو سکون و اطمینان علم و حکمت کے لئے اسی سرچشمہ ہدایت کی طرف لوٹنا ہوگا۔ اس لئے اقبال نے کہا:

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

درد و غم رنج و الم اور ذلت و رسوائی کی دلدل میں پھنسی ہوئی ملت اسلامیہ اور تباہی و بربادی کے دہانے پر کھڑی انسانیت کو اس انسان کامل ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے سے ہی سکون و طمانیت اور ارتقا کی دولت میسر آسکتی ہے۔

جیسا کہ ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

تھکی ہے فکر رسا اور مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا ہے اور مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

تحریر: ابوارسلان، ڈگری

حافظ غلام غوث انتقال کر گئے!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما جامع مسجد ڈگری کے خطیب حافظ غلام غوث صاحب انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے دور سے مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ ہوئے، پھر حضرت شاہ صاحبؒ کے ایک مرید خاص حافظ محمد شفیع صاحبؒ کی رفاقت نے ان کو کندن بنا دیا، پوری زندگی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ میں گزار دی۔

مرحوم حافظ صاحب کا تعلق آرائیں برادری سے تھا، آپ کے آباؤ اجداد جالندھر سے ہجرت کر کے پاکستان آئے تھے کچھ پنجاب میں آباد ہو گئے حافظ مرحوم ڈگری سندھ میں آ گئے اور یہاں آ کر ڈگری جامع مسجد کے خطیب مقرر ہوئے، آپ کی امامت اور خطابت منفرد انداز کی تھی، سندھ کی وڈیرہ شاہی ان کو حق گوئی سے باز نہ رکھ سکی اور حافظ محمد شفیع صاحب مرحوم اور حافظ غلام غوث صاحب کی محنت کا نتیجہ ہے کہ ڈگری شہر قادیانیت سے پاک ہو گیا، پہلے ڈگری شہر میں کافی قادیانی تھے۔ حضرت حافظ محمد شفیع صاحب مرحوم نے فتنۂ قادیانیت کے تعاقب میں کام شروع کیا اور ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی مدرسۂ اشاعت القرآن نے خوب کام کیا۔ حافظ محمد شفیع مرحوم کامیاب خطیب تھے، دور دراز دیہاتوں میں وعظ و نصیحت کے لئے تشریف لے جاتے تھے، حافظ غلام غوث مرحوم ان کے ساتھ ہوتے تھے، مدرسہ اشاعت القرآن ڈگری کے سالانہ جلسہ ہوتے، جس پر ایک مرتبہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، حضرت قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، حضرت مولانا حیات صاحب "فاتح قادیان" مولانا لال حسین اخترؒ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے موجودہ امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور دیگر علماً کرام تین دن کے لئے تشریف لائے تو حافظ غلام غوث مرحوم کا گھر مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر کا مسکن ہوا، اپنے عزیزوں کے ساتھ دن رات ان علماً کرام کی خدمت میں مصروف رہتے، حق گو اور باہمت انسان تھے کہ تین چار سال قبل میاں محمد نواز شریف نے خدمت کمیٹی کے نام سے کمیٹیاں بنائیں، جس دن ان کی حلف وفاداری کی تقریب تھی اس حلف برداری کو براہ راست ٹیلی ویژن پر نشر بھی کرنا تھا اور حلف برداری کے الفاظ بھی ادا کرنے تھے کہ میاں نواز شریف الفاظ کہتے جائیں گے اور پورے ملک کے ممبران پڑھتے جائیں گے، تو ایس ڈی ایم نے ہر تعلقہ کی مساجد میں ٹیلی ویژن نصب کرائے، جب ڈگری جامع مسجد میں نصب کرائے تو یہ وقت عصر کی نماز کا تھا، حافظ صاحب مرحوم مسجد پہنچے تو مسجد میں ٹیلی ویژن لگا ہوا دیکھا برداشت نہ کر سکے کہ جس چیز نے ہماری نسل کو تباہ کر دیا، وہ مسجد میں موجود ہے اٹھا کر باہر پھینک دیا اور انتظامیہ کو ہمت نہ ہوئی کہ وہ مزاحمت کرتی۔ راقم جب ڈگری جاتا تھا کوئی نہ کوئی نماز حافظ صاحب کی اقتداء میں ادا کرتا اور دعائیں لیتا۔ حافظ صاحب کچھ عرصے سے بیمار تھے جب جانا ہوتا راقم اطلاع دیتا کہ تشریف لاتے دعاؤں سے نوازتے۔ انتقال سے کچھ عرصہ پہلے ڈگری مسجد میں جانا ہوا، حافظ محمد طاہر سے ملاقات ہوئی، حافظ صاحب نے طبیعت کے بارے میں تسلی دی، لیکن چند دن بعد انتقال کی خبر موصول ہوئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کراچی تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضرت مدظلہ العالی نے بلندی درجات کی دعا کرائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا صاحب، مولانا مفتی محمد جمیل خان، مولانا سعید احمد جلالپوری، مولانا محمد اشرف کھوکھر، مولانا نعیم احمد سلیمی، رانا محمد انور، جمال عبدالناصر شاہد اور دیگر دوستوں نے بھی حافظ مرحوم صاحب کے لئے بلندی درجات کی دعا کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے رہنما حکیم مولوی محمد عاشق نقشبندی، مولانا عبدالخبیر ہزاروی، حکیم محمد سعید انجم اور دیگر دوستوں نے مدرسہ دارالہدیٰ کے طلباً کو مدرسہ میں جمع کر کے قرآن خوانی کرائی اور بلندی درجات کی دعا کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حافظ غلام غوث صاحبؒ کے پسماندگان خصوصاً حافظ محمد طاہر صاحب کے غم میں برابر کی شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ درجات نصیب فرمائے۔ (آمین)

برطانوی نو مسلمہ ام اسامہ کے قبول اسلام کی روداد

تحریر: ثمینہ ظفر اقبال، گوجرانوالہ

میں مسلمان کیسے ہوئی!

قرآن مجید کے مطالعہ نے مجھے اسلام کی حقانیت کو قبول کرنے پر مائل کیا، میں اپنے شوہر کی بھی ممنون ہوں کہ جنھوں نے میرے دل ودماغ میں پیدا ہونے والے ہر سوال کا اسلام کی روشنی میں تسلی بخش جواب دیا میں اپنی دیگر عیسائی سہیلیوں کو بھی قبول اسلام کی دعوت دیتی ہوں۔ نو مسلمہ کے تاثرات...... (مدیر)

میرا نام ام اسامہ ہے، میرے دو بھائی، چار بہنیں اور بزرگ والدین ہیں، انہوں نے ساری زندگی انگلینڈ میں گزاری ہے۔ میں اپنے مذہب (عیسائیت) کے بارے میں کافی کچھ جانتی ہوں کیونکہ یورپ کے اسکولوں اور کالجوں میں عیسائیت کی تعلیم دی جاتی ہے، میں نے اسکول کے دنوں میں عیسائیت کا علم حاصل کیا، بعدازاں میں نے اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیں، لیکن میں شروع سے ہی عیسائیت سے مطمئن نہیں تھی کیونکہ چرچ میں لوگوں کو شراب پیتے، گاتے اور رقص کرتے دیکھا تھا اور ان کا عقیدہ تثلیث مجھے بے چین کردیتا تھا، میں پارکوں میں آوارہ پھرنے والی اور نائٹ کلبوں میں وقت گزارنے والی لڑکیوں سے نفرت کرتی تھی، مجھے یہ بہت عجیب دکھائی دیتا تھا کہ لوگ تقریبات میں وائن (شراب) اور موسیقی استعمال کرتے ہیں، میں یہ سب دیکھ کر پریشان ہوجاتی تھی کہ کیا کروں اور خدا سے کیسے مدد مانگوں؟ میں اس قابل بھی نہیں تھی کہ بائبل کی مختلف کتابوں میں سے کس کا انتخاب کروں یہ چیز مجھے عیسائیت کا علم حاصل کرنے سے متنفر کردیتی تھی، ان حالات میں میرا ذوالفقار (اب میرے شوہر) سے رابطہ ہوا اور ان سے اسلام اور خاص طور پر اللہ کی وحدانیت کے بارے میں استفسار کیا، انہوں نے مجھے اسلام کی تعلیم دی، کلمہ توحید اللہ کی عظمت اور پانچ نمازوں کے بارے میں تفصیل سے بتایا میں نے دوسرے ذرائع سے بھی اسلام کا علم حاصل کیا، پھر میری اور ذوالفقار کی شادی ہوگئی، میں نے چاہا کہ میں اپنی باقی زندگی قرآن وسنت کے اصولوں کے مطابق گزاروں جو پاک پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہیں، میں نے قرآن پاک اور دوسری اسلامی کتابوں کا مطالعہ کیا، صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے پانچوں نمازوں اور اسی طرح کے باقی ارکان کا علم حاصل کیا، اس کام میں میرے شوہر نے بھی میری مدد کی۔ میرا خاندان مجھے اسلام کی طرف مائل ہوتے ہوئے برداشت نہیں کرسکتا تھا، اس لئے میں نے سب کو چھوڑ دیا، اپنے والدین بھائیوں، بہنوں حتی کہ سہیلیوں کو بھی بلکہ میں اپنی دوستوں کو بتایا کہ صرف اسلام ہی ایسا واحد مذہب ہے جو جنت کے سیدھے راستے کی طرف انسانیت کی رہنمائی کرتا ہے، لیکن بدقسمتی سے انہوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کردیا۔ میں نے انہیں یہ بھی بتایا کہ قرآن پاک بائبل اور دوسری الہامی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے تاہم میری کچھ دوست مزید سمجھ بوجھ کے لئے کچھ سوالوں کے ساتھ میرے پاس آئیں اور ان میں سے کچھ اب اسلام میں بہت گہری دلچسپی لے رہی ہیں، مجھے امید ہے کہ وہ جلد ہی اس مقدس راستے پر چلنا شروع کردیں گی۔

انہوں نے کہا اب میری دلی خواہش ہے کہ میں حج یا عمرہ ادا کروں اور مجھے امید ہے کہ میں جلد ہی یہ فریضہ سرانجام دوں گی انشاء اللہ! یورپی مسلمان بھی اسلام کے بارے میں کافی علم رکھتے ہیں، اسلام قبول کرنے کے بعد وہ عام طور پر اپنی زندگی قرآن وسنت کے مطابق گزارنے کی کوشش کرتے ہیں، مسلمان مرد باقاعدگی سے مسجدوں میں جاتے ہیں اور عورتیں برقعہ اوڑھتی ہیں، جب میں نے ان سے پوچھا کہ کیا انہوں نے پاکستانی اور یورپی مسلمانوں کے درمیان کوئی فرق محسوس کیا ہے؟ تو ان کا جواب تھا: میں ۔ اپنی خوشی کے جذبات بیان نہیں کرسکتی کہ جب میں پاکستان پہنچی تھی تو ہر طرف مسلمانوں کو دیکھ کر میں نے محسوس کیا مگر میں اس وقت مایوس ہوگئی کہ جب میں لاہور کی بادشاہی مسجد دیکھنے گئی، وہاں اتنی بڑی مسجد میں صرف چند لوگ نماز پڑھ رہے تھے، میں بہت حیران تھی کہ زیادہ لوگ وہاں نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے یہ بھی دیکھا کہ پاکستانی مسلمانوں کا ایک خاص طبقہ قرآن اور اسلامی تعلیمات میں کوئی دلچسپی نہیں لیتا اور یہی وجہ ہے ان کا اللہ پر ایمان بہت کمزور ہے۔

ام اسامہ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے بارے میں پوچھا انہوں نے بتایا کہ وہ حضرت عمرؓ کے عدل وانصاف سے بہت متاثر ہوئیں، پھر انہوں نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایک دفعہ ایک یہودی اور مسلمان کے درمیان جھگڑا ہوگیا اور وہ دونوں انصاف کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کے حق میں فیصلہ دے دیا، پھر دونوں نظرثانی کے لئے حضرت عمرؓ کے

باقی صفحہ 25 پر

تحریر: نذرالحفیظ ندوی

شب گریزاں ہوگی آخر جلوہ خورشید سے

☆...... یہ ایک کیمرہ مین ہے، بین الاقوامی شہرت کے حامل رسالہ ٹائم میں کام کرتا ہے۔ امریکیوں کے قومی ہیرو جارج واشنگٹن کا پجاری ہے، مسلمانوں خصوصاً عربوں کے خلاف نفرت اس کے دل و دماغ میں مغربی میڈیا نے بھر دی ہے، وہ اپنے پیشے سے مجبور ہو کر لبنان جاتا ہے، افغانستان جاتا ہے تاکہ وہاں کے جنگی مناظر کی تصاویر اپنے رسالہ کو بھیج سکے، وہاں مسلمانوں سے ملاقاتیں ہوتی ہیں۔ ان کے تصورات کے شیشے چکنا چور ہو جاتے ہیں، مغربی پروپیگنڈہ کی حقیقت عریاں ہو جاتی ہے، وہ بوسنیا جاتا ہے وہاں دیکھتا ہے کہ اس کے ہم مذہب امریکی چودھری کی نگرانی اور اقوام متحدہ کے پرچم تلے مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے جا رہے ہیں، ضعیف و ناتواں مسلمان بچوں اور عصمت مآب خواتین سے زیور عصمت اتاری جا رہی ہے یہ خوفناک مناظر دیکھ کر مسیحیت سے نفرت ہونے لگتی ہے وہ بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے لگتا ہے، خود سے یہ سوال کرتا ہے کہ: ان نہتے انسانوں پر مسلمان ہونے کی بنا پر دنیا ظلم کر رہی ہے۔ وہ ایک مسلم دوست کی تدفین میں شرکت کے لئے جاتا ہے تو وہاں مختلف ملکوں کے مسلمانوں کو دیکھتا ہے جو صرف اسلامی اخوت کے رشتہ کی وجہ سے تدفین کے لئے آئے ہوئے ہیں وہ یہ منظر دیکھ کر بے قابو ہو جاتا ہے اور یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو دنیا کے تمام امراض کا علاج کر سکتا ہے:

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

☆...... یہ دیکھئے اسلام کا ایک دیوانہ ہے جو اپنے وطن روس سے اسلام کی راہ میں بے وطن کیا گیا ہے، بیوی بچوں سے محروم ہوا، ان پر غم کرنے اور ان کا مرثیہ کہنے کے بجائے اس نے تسکین قلب کا سامان اس طرح فراہم کیا ہے کہ جاپان جیسے صنعتی شہنشاہ کو اسلام کے پرچم تلے لانے پر تل گیا ہے، اس کا مشغلہ صرف یہ ہے کہ وہ ٹوٹی پھوٹی جاپانی زبان میں اپنے ملاقاتیوں سے کلمہ طیبہ پڑھنے کا مطالبہ کرتا ہے اور ان کا ایک اسلامی نام رکھ دیتا ہے، وہ اپنے مخاطب سے یہ نہیں کہتا کہ آپ اسلام قبول کر لیجئے، وہ صرف یہ کہتا ہے کہ جاپانی بہترین قوم ہیں، ہم جس طرح یہ جملہ ادا کریں آپ بھی اس طرح ان الفاظ کو ادا کریں، آپ بھی اس طرح ان الفاظ کو ادا کریں۔ مخاطب سادگی سے ان جملوں کو سوچے سمجھے بغیر ادا کر دیتا ہے، لیکن اسے نہیں معلوم کہ ان الفاظ میں کیسی نورانیت ہے، چند دنوں کے بعد یہ کلمہ طیبہ کی نورانیت قلب کو منور کر دیتی ہے اور وہ اسلام قبول کر لیتا ہے۔ ٹوکیو یونیورسٹی کے ایک پروفیسر ان سے اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے گئے تو اسلام قبول کر کے واپس ہوئے۔ دوسرے دن انہوں نے اس روسی مبلغ کو اپنی یونیورسٹی میں اسلام پر لیکچر دینے کے لئے مدعو کیا، وہاں پندرہ پروفیسر موجود تھے ان سے کہتا ہے کہ: آپ الفاظ کو ایسا ہی دہرائیے جس طرح ہم کہہ رہے ہیں تین چار بار یہ عمل کرایا جاتا ہے پھر ہر ایک کا ایک اسلامی نام رکھ دیا جاتا ہے لیجئے کام ختم لیکچر مکمل ہو گیا، یہ ایک دن کی کمائی ہے۔

☆...... جاپان کے ایک شاہی خاندان کا ایک ذمہ دار شخص اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ تفریحی مقصد سے ٹوکیو سے باہر قومی شاہراہ پر جا رہا ہے، ایک خوبصورت چشمہ کے پاس تھوڑی دیر کے لئے یہ شاہی قافلہ رکا تو اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ سفید لباس میں ملبوس اٹھ بیٹھ رہے ہیں، ان کی پیشانی پر عجیب و غریب چمک ہے، ایک شخص سب سے آگے ہے باقی آدمی اس کی پیروی کر رہے ہیں، یہ عجیب و غریب منظر تھا، اس کے لئے یہ ایک تبلیغی جماعت تھی جو نماز کے لئے راستہ میں ٹھہر گئی تھی۔ ترجمان کے ذریعہ بات چیت ہوتی ہے، سادہ گفتگو، بے تکلف اور مخلصانہ دعوت نے اس کو اسیر کر لیا اور کعبہ کو ایک نیا پاسبان جاپان کے بت خانے سے مل گیا۔

(بشکریہ "تعمیر حیات" لکھنؤ)

☆☆..............☆☆

اخبارِ ختمِ نبوت

ٹنڈو آدم میں زیر صدارت امیر مرکزیہ مدظلہ

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد

ٹنڈو آدم (رپورٹ: ابوحذیفہ محمد طاہر کی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم دیگر علماً کرام کے وفد سمیت ۷ مئی بروز پیر ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم کی صدارت کے لئے تشریف لائے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے کنوینر حضرت علامہ احمد میاں حمادی نے کثیر تعداد اہلیان ٹنڈو آدم کے ساتھ شہداد پور روڈ پر پر تپاک استقبال کیا۔ ایک جلوس کے جلو میں حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم اور دیگر علماً کرام کو جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم میں لایا گیا، یاد رہے کہ حضرت مولانا منظور احمد الحسینی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ، حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان، حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی، اور کئی دیگر علماً ختم نبوت حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کے ہمراہ تھے۔

ختم نبوت کانفرنس میں حضرت مولانا منظور احمد الحسینی مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ: ”اگر قادیانی چاند پر چلے گئے تو ہم پھر بھی ان کا تعاقب کریں گے“ الحمدللہ! پورے یورپ میں جہاں کہیں قادیانیوں نے اپنی مذموم سرگرمیوں کو جاری رکھنا چاہا ہم نے ان کا بھرپور تعاقب کیا ہوا ہے۔ قادیانیوں نے انٹرنیٹ کے ذریعے ارتدادی سرگرمیاں جاری رکھنا چاہیں تو انٹرنیٹ کے ذریعے ہم نے ان کا منہ توڑ جواب دیا۔ اندرون ملک عزیز پاکستان میں قادیانیوں نے ہمیشہ ذلت اٹھائی۔ امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی قیادت میں انشاء اللہ قادیانیوں کا بھرپور تعاقب جاری رہے گا۔ حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان نے اور مولانا نذیر احمد تونسوی نے اپنے اپنے خطابات میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کو واضح کیا اور فتنہ گوہر شاہی کی مذموم سرگرمیوں پر حکومت پاکستان کی سرد مہری پر اظہار افسوس کیا۔ کانفرنس سے مولانا محمد علی صدیقی، مولانا ابو طلحہ راشد مدنی، اور مولانا خان محمد کندھانی کے علاوہ دیگر علماً کرام نے بھی خطاب کیا۔ شب کے ۱۱ بجے کانفرنس بخیر و خوبی حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی دعائے خیر پر اختتام پذیر ہوئی۔ شبان ختم نبوت کے ساتھیوں نے شعیب ندیم، حافظ محمد حسین، عبدالجبار خلیل شیر دل راجپوت، قاری امان اللہ اور دیگر ساتھیوں نے انتظامی امور میں بھرپور معاونت کی یاد رہے کہ جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم میں کثیر تعداد لوگوں نے حضرت امیر مرکزیہ کے ہاتھ پر بیعت بھی کی۔

علاوہ ازیں اقرأ روضۃ الاطفال کے امتحان میں کامیاب طلبہ میں حضرت امیر مرکزیہ نے انعامات اور اسناد بھی تقسیم کیں۔ حضرت مولانا ابو طلحہ راشد مدنی اور ابو حذیفہ محمد طاہر کی نے تمام شرکاء کانفرنس اور انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔

حکومت کا این جی اوز کو کھلی چھوٹ دینا خطرے کی گھنٹی ہے، اہل خیر حضرات امدادی کاموں میں حصہ لے کر قادیانی، عیسائی سازشوں کو ناکام بنائیں

علماً کا مختلف پروگراموں سے خطاب

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد، قاری شیر افضل، مولانا اللہ وسایا، مولانا نذیر احمد تونسوی، مفتی محمد جمیل خان، مولانا نذر عثمانی، مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا حماد اللہ شاہ، صاحبزادہ نجیب احمد نے جامعہ محمودیہ منظور کالونی، مسجد الٰہی، نزد سبزی منڈی (پرانی) اور مولانا ندیم بیگ کی جانب سے اپنے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت این جی اوز کو جو کھلی چھوٹ دے رہی ہے، یہ خطرے کی گھنٹی ہے۔ قادیانی اور عیسائی این جی اوز کی آڑ میں مسلمانوں کو غیر مسلم بنانے کی پالیسی پر عمل کررہے ہیں اور تھرپارکر اور دیگر غریب علاقوں میں مسلمانوں کو امداد کی آڑ میں قادیانی اور عیسائی بننے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ آگے آئیں اور بذات خود امدادی کاموں میں حصہ لیں اور قادیانیوں اور عیسائیوں کے اس مشن کو ناکام بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ غریب مسلمانوں کی امداد اور انہیں قادیانیوں اور عیسائیوں کے نرغے میں پھنسنے سے بچانا اس وقت ایک بہت بڑی نیکی ہے اور مختلف ویلفیئر ٹرسٹوں کے ذریعہ مسلمانوں نے معاشرے کے نادار افراد کی مدد کا جو سلسلہ شروع کیا ہوا ہے وہ قابل ستائش ہے۔ اس موقع پر انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ قادیانیوں اور عیسائیوں کی غیر آئینی اور غیر قانونی تبلیغی سرگرمیوں اور مشنریوں کی آڑ میں ان کی تبلیغ کو فی الفور ناکام بنائے۔

قادیانیت، عیسائیت کے گٹھ جوڑ سے اندرون سندھ ارتداد پھیلنے کا خطرہ ہے، مسلمانوں کو مضبوط عقائد کے ذریعہ ہی کفریہ طاقتوں کی ریشہ دوانیوں سے بچایا جاسکتا ہے، جامع مسجد طور میں ختم نبوت کانفرنس سے مولانا خواجہ خان محمد صاحب، مولانا اللہ وسایا، مفتی محمد جمیل خان کا خطاب

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم، مولانا اللہ وسایا، حاجی عبدالحمید چیمہ، مفتی محمد جمیل خان، مولانا نذیر احمد تونسوی، قاری محمد عثمان، مولانا حماداللہ شاہ، صاحبزادہ عزیز احمد، صاحبزادہ نجیب احمد، صاحبزادہ سعید احمد، مفتی خالد محمود، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے جامع مسجد طور شیر شاہ ختم نبوت کانفرنس میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت پوری دنیا میں عیسائیوں، یہودیوں اور قادیانیوں نے گٹھ جوڑ کرکے مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے مہم چلانے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ ہر اسلامی ملک میں ایک ناسور پیدا کرکے ممالک اسلامیہ کو غیر مستحکم کیا جائے۔ اس سلسلے میں اندرون سندھ بہت تیزی سے سرگرمیاں شروع کی گئی ہیں۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمانوں کو مضبوط عقائد کے ذریعہ کفریہ طاقتوں کی ریشہ دوانیوں سے بچانے کے لئے بھرپور کوشش کی جائے۔ آج اسلام پر چاروں طرف سے حملہ ہے ایک پوپ پال مسجدوں میں جاکر مسلمانوں کو امن سے رہنے کی تلقین کرتا ہے، دوسری طرف فلسطین میں یہودی، چیچنیا میں روسی، کوسوو اور بوسنیا میں عیسائی اور کشمیر میں ہندو مسلمانوں کو ختم کرنے کے درپے ہیں اور جگہ جگہ اسلام کے خلاف ارتدادی سرگرمیاں جاری ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ دین پر مضبوطی سے قائم رہیں اور قادیانیوں اور عیسائیوں کی ان سرگرمیوں کا بھرپور مقابلہ کریں۔

قبل ازیں قاری فضل اللہ چترالی کے عشائیہ میں علماء کرام سے گفتگو کرتے ہوئے مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے کہا کہ چترال اور گلگت پر غیر مسلموں کی نظریں ہیں اور وہاں پر مشنری اسکول وغیرہ مقامی لوگوں کو مختلف ترغیبات کے ذریعہ اسلام سے گمراہ کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ رفاہی کاموں کے ذریعہ مشنری سرگرمیوں کا توڑ کریں۔

دریں اثناء دفتر ختم نبوت میں علماء کرام کی بیعت کے موقع پر مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے تلقین کی کہ شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے امت کی اصلاح، عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور باطل فرقوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے سدباب کے لئے جو مشن شروع کیا تھا، اس کو جاری رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ دین کے تمام شعبوں میں بھرپور کام کریں اور لوگوں کو دینی اعمال کی طرف متوجہ کریں۔ اس سلسلے میں مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ امت کے سامنے اجاگر کیا جائے۔

مسلمان انفرادی اور اجتماعی اصلاح پر توجہ مرکوز رکھیں، مولانا خواجہ خان محمد، سید نفیس شاہ اور دیگر کا مدرسۃ القرآن الکریم یوسفیہ للبنات موچی پاڑہ شانتی نگر میں خطاب

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد مدظلہ، نائب امیر مولانا سید نفیس الحسینی شاہ، مفتی محمد جمیل خان، مولانا محمد نجیب لدھیانوی، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، صاحبزادہ خلیل احمد، صاحبزادہ سعید احمد، صاحبزادہ نجیب احمد، مولانا نذیر احمد تونسوی نے مدرسۃ القرآن الکریم یوسفیہ للبنات زیر انتظام خانقاہ زکریا عارفیہ یوسفیہ ٹرسٹ میں ۱۳ اگست کو ۹ بجے سنگ بنیاد کی دعائیہ تقریب کے لئے تشریف لے گئے اور علماء، طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب تک امت مسلمہ اپنی انفرادی اور اجتماعی اصلاح کی فکر نہیں کریں گے۔ گناہوں کی زندگی ترک کرکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی زندگی نہیں اپنائیں گے ذلت و خواری ان کا مقدر رہے گی، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی امداد کی شرط حقیقی معنوں میں مومن ہونا ہے۔ ایک نیک عمل ترک کرنے اور ایک گناہ کرنے سے خدا کی امداد اٹھ جاتی ہے۔ آج سرزمین افغانستان میں نفاذ شریعت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی امداد نازل ہورہی ہے اور امریکہ تمام تر طاقت کے باوجود ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ دینی مدارس اور دعوت و تبلیغ اور خانقاہوں کا مقصد مسلمانوں کو بری زندگی سے نکال کر اچھی زندگی کی طرف لانا ہے، اس لئے علماء کرام کو چاہئے کہ وہ مسلمانوں کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلائیں اور گناہوں سے بچنے کی تلقین کریں۔ اس وقت مسلمانوں کو ان کا اسلامی تشخص ہی مغربی تہذیب کی یلغار اور قادیانیوں، عیسائیوں اور یہودیوں کی سازشوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ نیز مفتی محمد جمیل خان صاحب نے کہا کہ یہ مدرسہ شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے حکم سے ان کے خلیفہ مجاز مولانا نعیم احمد جیلی نے دو سال قبل اپنے گھر کے اوپر قائم کیا تھا اور اس مدرسہ نے مختصر وقت میں اتنی ترقی کی کہ جگہ ناکافی ہوگئی۔ اس لئے ایک بڑی جگہ کی ضرورت تھی حضرت شہیدؒ کی دعاؤں کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس جگہ کا بندوبست فرمایا ہے۔ میں اصحاب خیر حضرات سے اپیل کرتا ہوں کہ اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کا یہ بہترین موقع ہے، اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اپنی آخرت کے لئے صدقہ جاریہ بنائیں۔ آخر میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے دعا فرمائی۔

حکومت قادیانیوں کو حساس عہدوں سے برطرف کرے، مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ
ملک میں قادیانیت نوازی اور دینی معاملات میں مداخلت قطعاً برداشت نہیں کی جائے گی، مولانا جالندھری، قائدین ختم نبوت کے کانفرنس سکھر میں خطابات

سکھر (رپورٹ: حافظ محمد حسین ناصر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم دو روزہ دورہ پر سکھر تشریف لائے تو ان کا بھرپور استقبال کیا گیا، استقبال کرنے والوں میں قاری خلیل احمد بندھانی، مولانا بشیر احمد، آغا سید محمد شاہ، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر مفتی محفوظ احمد، مولانا حق نواز اور ڈاکٹر ہادی بخش اعوان سمیت دوسرے علماً کرام نے حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کا استقبال کیا۔ عصر کی نماز حضرت دامت برکاتہم نے جامعہ اشرفیہ میں ادا فرمائی۔ بعد از نماز عصر باغیات علیشاہ حضرت پیر فاروق صاحب مرحوم کی خانقاہ پر تشریف لے گئے، بعد از نماز عشاء جامع مسجد بندر روڈ میں ختم نبوت کانفرنس کی صدارت فرمائی مقررین میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالحمید لنڈ، میاں سراج احمد امروٹی، مفتی غلام قادر اور دیگر مقررین شامل تھے۔ ان علماً کرام نے کہا کہ حکومت اپنے سامراجی آقا اور امریکہ کو خوش کرنے کے لئے انگریز کے خودکاشتہ پودے قادیانیت کی پشت پناہی سے باز آجائے ورنہ ان کا حشر بھی عبرتناک ہوگا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت روز اول سے ہی قادیانیوں کے خلاف برسرپیکار ہے قادیانیوں کو کافر قرار دلوانے کے بعد بھی ان کی ریشہ دوانیوں کو لگام دینے کے لئے کوشاں ہے۔ موجودہ حکومت امریکہ کے اشارے پر ان کی مذموم سرگرمیوں سے چشم پوشی کررہی ہے۔ قادیانیوں کو حساس عہدوں سے نوازا جارہا ہے۔ قادیانی اور عیسائی این جی اوز کی آڑ میں مسلمانوں کو مرتد بنارہے ہیں، جو کہ نہ صرف ختم نبوت بلکہ پاکستان کے آئین کی بھی خلاف ورزی ہے، ہم اس خلاف ورزی کو برداشت نہیں کریں گے۔ حکومت قادیانیوں کو حساس عہدوں سے برطرف کرے ورنہ ہم خود میدان عمل میں اتر کر ان کا سدباب کریں گے۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے مزید اپنے خطاب میں کہا کہ ملک میں قادیانیت نوازی اور دینی معاملات میں مداخلت قطعاً برداشت نہیں کی جائے گی۔ مولانا نے کہا کہ تمام مسائل کا حل اسلام کی بالا دستی قائم کرنے میں مضمر ہے۔ قادیانی اسلام کی ترویج واشاعت اور ترقی کے خطرناک دشمن ہیں۔ قاری خلیل احمد بندھانی خطیب جامع مسجد بندر روڈ نے کہا کہ قادیانیوں کا سربراہ گوری اقلیت (انگریز) کی گود میں بیٹھ کر اسلام ملک وملت کے خلاف ہزیان بک رہا ہے اور اسرائیل کی سلامتی کے لئے دعائیں کررہا ہے اور نت نئی سازشوں کے ذریعہ ملک وقوم کے وقار کو مجروح کررہا ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مراد نے کہا کہ قادیانی مشرقی تیمور کی طرز پر ملک پاکستان میں ایک علیحدہ ریاست بنانا چاہتے ہیں، جس کے لئے امریکہ اور برطانیہ ان کی بھرپور سرپرستی کررہا ہے۔ انہوں نے علماً کرام پر زور دیا کہ وہ ہر اسٹیج پر ان سازشوں کا پردہ چاک کریں۔ رات ۲ بجے حضرت اقدس خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم کی دعا کے ساتھ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

قادیانیوں کے گڑھ میں مدرسہ ختم نبوت کی بنیاد

فضل بھمبرو (رپورٹ: ابوالرسلان) ضلع میرپور خاص کے اختتام پر تھرپارکر کی طرف قادیانیوں کی کچھ اسٹیٹیں نصرت آباد، نفیس نگر، محمد آباد، تالی کے نام سے ہیں اور اس علاقہ میں مسلمان بہت کم اور غریب ہیں۔ تقریباً ایک سو سال سے اس علاقہ میں کوئی معروف دینی ادارہ نہیں تھا، اور اس وجہ سے اس علاقہ میں قادیانیوں کی مذموم سرگرمیاں عروج پر تھیں۔ ۱۹۸۸ء میں قادیانیوں نے لوکوٹ کے قریب مسلمانوں کی مسجد کو شہید کیا، اس کے جواب میں ایک ردعمل ہوا۔ پنجاب سے ایک عالم دین ان دنوں میں اس علاقہ میں آئے ہوئے تھے، انہوں نے اس صورت حال کو دیکھ کر اس علاقہ میں قیام کا ارادہ کیا اور فضل بھمبرو شہر کو منتخب کیا اور یہاں آکر قادیانیوں کے خلاف کام شروع کیا۔ شروع میں تو مسجد شہید ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے جذبات مشتعل تھے، لیکن پھر آہستہ آہستہ ٹھنڈے ہونے شروع ہوئے، علاقے کے مسلمان غریب اور قادیانی امیر ہیں، یہ لوگ ان کی زمینوں پر کام بھی کرتے ہیں۔ اس لئے ان کو قادیانیوں کے خلاف کام کرنے پر کام بند ہوتا ہوا نظر آیا بعد میں کچھ لوگ جو قادیانی نواز تھے ان کو اپنی کشتی بھنور میں پھنسی نظر آئی تو مولانا کے خلاف کام کرنا شروع کیا۔ جس کا مولانا نے احسن انداز میں مقابلہ کیا بالآخر ایک قادیانی نواز ڈی ایس پی ڈگری نے مولانا کو شہر کی مسجد سے بے دخل کردیا، اس مولانا کا نام مولانا محمد ایوب صاحب ہے جنہوں نے اپنے بیٹوں سمیت اس علاقہ میں قادیانیوں کا تعاقب کیا۔ جب یہ صورت حال سامنے آگئی کہ مولانا محمد ایوب صاحب کو اس لئے تنگ کیا جارہا ہے اور ان کو شہر کی مسجد سے اس لئے بے دخل کردیا کہ وہ قادیانیوں کی مخالفت کرتے ہیں، تمام غیرت مند دوستوں کو اس کا صدمہ ہوا اور اپنی غربت کی وجہ سے کچھ نہیں کرسکتے تھے، اس صورت حال کا علم ایک دوست جناب اللہ رکھا جٹ کو ہوا تو انہوں نے قادیانیوں کی اسٹیٹ نصرت آباد کے بالکل ساتھ چار کنال زمین مدرسہ اسلامیہ ختم نبوت اور مسجد کے لئے وقف کردی، جس پر مولانا محمد ایوب صاحب اور دیگر مخیر دوستوں نے تعاون سے ایک چھپر ڈال کر کام شروع کردیا اور مسجد اور مدرسہ کی تعمیر کے لئے مخیر دوستوں سے رابطہ کرنا شروع کردیا اور مسجد اور مدرسہ کی تعمیر کا کام شروع کیا جو مخیر دوستوں کے تعاون سے قادیانیت زدہ علاقہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مرکز بنے گا اور

قادیانیت کا نام ونشان بھی نہیں رہے گا۔ (انشاء اللہ)

قادیانیوں اور عیسائیوں کو خوش کرنے کی پالیسی ملک کیلئے تباہ کن ہے، موجودہ حکومت آئین کی پاسداری کو یقینی بنائے، جامع مسجد فلاح، جامع مسجد گلشن آباد اور جامعہ اسلامیہ کلفٹن میں علماء کرام کے خطابات

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم، مولانا اللہ وسایا، صاحبزادہ خلیل احمد، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مولانا محمد علی صدیقی، صاحبزادہ نجیب احمد، صاحبزادہ سعید احمد، مولانا محمد طیب لدھیانوی، مولانا سعید احمد جلالپوری، مولانا مفتی محمد جمیل خان، حاجی عبدالحمید (بھیکم) نے شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی جامع مسجد فلاح میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت نے قادیانیوں اور عیسائیوں کے بارے میں جو نرم گوشہ اختیار کیا ہوا ہے وہ ملک کے لئے تباہ کن ہے۔ امریکہ یا مغرب کسی طور پر مسلمانوں سے خوش نہیں ہوتے۔ وہ ان کی خوشنودی کے بجائے آئین کی پاسداری کو یقینی بنائے۔ قادیانیوں کی عبادت گاہوں پر قرآن مجید کی آیات یا کلمہ طیبہ توہین کی نسبت توہین قرآن ہے، اس کو کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے تمام زندگی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ میں گزاری اب ان کے لاکھوں پیروکاران کے نصب العین کو مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کی قیادت میں جاری رکھیں گے۔ اجتماع میں مطالبہ کیا گیا کہ ایک سال گزر جانے کے باوجود تا حال قاتلوں کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ حکومت نے اس مسئلہ کو سرد خانے میں ڈال دیا ہے۔ حکومت قیامت کے دن اس سانحہ کے مواخذہ سے کسی صورت میں نہیں بچ سکے گی۔ ہزاروں شرکاء نے حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ شہید ختم نبوت کا مشن جاری رکھیں گے۔ قبل ازیں مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی دینی خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ جمعہ اور پیر کے دن عشاء کے بعد مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی جامع مسجد فلاح میں درس قرآن دیا کریں گے۔

☆☆..................☆☆

مسلمانوں کو کرش کرنے کی پالیسی نئی صلیبی جنگ کا نقطۂ آغاز ہو سکتی ہے، قادیانیوں کو ناموس رسالت کو پامال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی، دنیا بھر میں مسلمان مظلوم ہیں لیکن میڈیا کے ذریعہ انہیں ظالم بنا کر پیش کیا جا رہا ہے

حیدرآباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد، مولانا خلیل احمد بندھانی، مفتی محمد جمیل خان، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا منظور احمد الحسینی اور دیگر علماء نے حیدرآباد اور شہداد پور میں مختلف اجتماعات اور ٹنڈو آدم میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں قادیانیوں اور دیگر مسلم اقلیتوں کو تمام آئینی حقوق حاصل ہیں، اس کے باوجود ان کا پاکستان میں اپنے حقوق غصب کرنے اور مظالم کے الزامات قابل تعجب ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں مسلمانوں کو باہم لڑا کر اسلامی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی یہودی پالیسی پر عمل کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف تو فلسطین، چیچنیا، کشمیر اور دیگر علاقوں میں مسلمانوں پر مظالم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں اور دوسری طرف مسلمانوں ہی کو میڈیا کے ذریعہ ظالم بنا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ فلسطین اور مقبوضہ دنیا میں مسلمانوں پر بمباری کر کے ہزاروں کو شہید کرنے والے ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور دیگر جگہوں پر چند افراد کی ہلاکت پر مگرمچھ کے آنسو رو رہے ہیں۔ ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کے بنانے والے مجاہدین اسلام کی بڑھتی ہوئی طاقت سے خوفزدہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو دنیا بھر میں کرش (Crush) کرنے کی پالیسی نئی صلیبی جنگ کا نقطۂ آغاز ثابت ہو سکتی ہے، کیونکہ مسلمانوں کو زیادہ عرصہ تک مظالم کے ذریعہ دبانے کی کوششیں کسی بھی دور میں بارآور ثابت نہیں ہو سکی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا مشن قیامت تک جاری رہے گا اور قادیانیوں کو پاکستان سمیت دنیا بھر میں ناموس رسالت کو پامال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں کسی بھی تبدیلی کا مطالبہ اسے غیر مؤثر کر کے عوام الناس کو قانون کو ہاتھ میں لے کر توہین رسالت کے مجرم کو خود کیفر کردار تک پہنچانے کی ترغیب دیتا ہے۔ اگر حکومت خود اس قانون پر عملدرآمد کے بجائے عوام کو اختیار دے دے گی تو اس کا مطلب ملک میں امن وامان کی صورتحال کو تشویشناک حد تک لے جائے گا۔ اس لئے ہمارا مطالبہ ہے کہ توہین رسالتؐ کے قانون میں کسی قسم کی تبدیلی کے بجائے اسے آسان رکھا جائے تاکہ عوام توہین رسالتؐ کے مجرم کو خود سزا دینے کے بجائے عدالتوں میں لائیں اور ملک میں امن وامان کی صورتحال بہتر ہو سکے۔

موجودہ صدی میں اسلام دنیا کا سب سے بڑا مذہب بن کر ابھرے گا، اسلام اور قادیانیت دو متوازی دین اور دو متوازی کلچر ہیں، علمائے کرام کا ختم نبوت کانفرنس سے خطاب

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد مریم منظور کالونی میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ممتاز علمائے کرام مولانا اللہ وسایا، حافظ عبدالقیوم نعمانی، مجاہد انور رانا اور دیگر نے کہا کہ اسلام اور قادیانیت دو متوازی دین اور دو متوازی کلچر ہیں۔ اسلام کی اعلیٰ تہذیبی اقدار کے مقابلہ میں قادیانیت لچر عقائد کا مکروہ مجموعہ ہے، جس کے فروغ کے لئے قادیانی زن، زر اور زمین کا لالچ دے کر عوام کو گمراہ کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی اعداد و شمار نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ باوجود مظالم کے ذریعہ اسلام کو دبانے کے یہ مذہب دنیا بھر میں سب سے زیادہ تیزی سے پھیلنے والا مذہب ہے اور امریکہ اور یورپ کے مختلف ممالک میں اس وقت اسلام کی حیثیت دوسرے سب سے بڑے مذہب کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہودی، عیسائی اور قادیانی اسلام کی بڑھتی ہوئی قوت سے خوفزدہ ہیں اور اس کے روز افزوں فروغ کو روکنے کے لئے انہوں نے بنیاد پرست، دہشت گرد اور دیگر اصطلاحات مسلمانوں کے لئے وضع کی ہیں تاکہ اپنے معاشرے سے وہ اسلام کے بڑھتے ہوئے اثرات کو دور کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اور یورپ ایک طرف مذہبی آزادی کی بات کرتے ہیں اور دوسری طرف وہ اسلام کے خلاف معاندانہ رویہ بھی اختیار کرتے ہیں جو ان کی دوغلی پالیسی کا بین ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ صدی انشاء اللہ غلبہ اسلام کی صدی ثابت ہوگی اور اسلام کو دبانے اور مغلوب کرنے کی کوششوں کے باوجود یہ مذہب موجودہ صدی میں دنیا کا سب سے بڑا مذہب بن کر ابھرے گا۔

مولانا منیر الدینؒ علمائے حق کے قائد تھے، (مولانا عبدالواحد)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے قائم مقام امیر مولانا عبدالواحد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں نے کبھی قادیانیوں کے خلاف جارحانہ انداز اختیار نہیں کیا۔ ہم نے تبلیغی اور اصلاحی انداز اختیار کیا ہے۔ جامعہ مسجد مرکزی کے خطیب مولانا انوار الحق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علماء کے ہر دور میں حق کی آواز بلند کی۔ مولانا محمد منیر الدینؒ علمائے حق کے قائد تھے، مولانا عبدالرحیم رحیمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا منیر الدینؒ نے اپنی تمام زندگی اتباع سنت میں گزار دی اور انہوں نے سنت پر خود بھی عمل کیا دوسروں کو بھی دعوت دی۔ جلسے سے مولانا عبدالعزیز جتوئی، مولانا غلام یٰسین نے بھی خطاب کیا۔

- "قادیانیت، یہودیت کا چربہ ہے، قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔" (علامہ اقبالؒ)
- "قادیانیت عالم اسلام کی دشمن تحریک ہے۔" (مکہ کانفرنس ۱۹۸۰ء)
- "فتنہ قادیانیت کا بانی آنجہانی مرزا قادیانی جعلساز اور دھوکہ باز شخص تھا۔" (وفاقی شرعی عدالت پاکستان)
- "ہر قادیانی اپنے کفریہ عقائد کی بنا پر "سلمان رشدی" کی طرح ہے۔" (سپریم کورٹ آف پاکستان)

مولانا منیر الدینؒ کی رحلت

کوئٹہ (رپورٹ: حافظ خادم حسین گجر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر جامع مسجد شہری کے خطیب ممتاز عالم دین مولانا محمد منیر الدین طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا محمد منیر الدین نے دینی تعلیم مظاہر العلوم سہارنپور سے حاصل کی وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانیوں میں سے تھے، مجلس کے پہلے تاسیسی اجلاس میں امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھری کے ساتھ شریک ہوئے۔ مولانا محمد منیر الدینؒ نے دینی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد مختلف مدارس میں درس و تدریس شروع کیا۔ گزشتہ پچاس سال سے جامع مسجد شہری میں امامت اور خطابت کر رہے تھے۔ مدرسہ مظاہر العلوم شالدرہ میں دورۂ حدیث پڑھایا کرتے تھے۔ مولانا محمد منیر الدینؒ نے ہر فرقہ باطلہ کے خلاف جہاد کیا۔ مولانا مفتی محمودؒ نے ان کو جمعیت العلمائے اسلام ضلع کوئٹہ کا امیر مقرر کیا۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ کی خواہش پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت انہوں نے سنبھالی انہوں نے خود کو عملی سیاست سے دور رکھا۔ آپؒ تمام حلقوں میں یکساں مقبول تھے۔ ان کی وفات کی خبر دینی حلقوں میں انتہائی رنج و غم سے سنی گئی۔ شہر کے ممتاز علمائے کرام مولانا عبدالواحد، مولانا قاری انوار الحق حقانی، مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی، مولانا عبدالعزیز جتوئی، حاجی اقبال خلجی ایڈووکیٹ، حاجی سید شاہ محمد آغا، حاجی محمد فیروز، حاجی خلیل الرحمٰن، حاجی نعمت اللہ خان، قاری غلام یٰسین، حافظ خادم حسین گجر اور سینکڑوں کارکن آپ کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ مولانا محمد منیر الدینؒ کی نماز جنازہ صادق شہید پارک میں تبلیغی جماعت کے اکابر مولانا حبیب الرحمٰن نے پڑھائی، جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

بقیہ: میں مسلمان کیسے ہوئی؟

پاس آئے یہودی نے حضرت عمرؓ کو بتایا کہ پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے لیکن مسلمان ان کے فیصلے سے مطمئن نہیں ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے انہیں انتظار کرنے کو کہا وہ گھر کے اندر گئے اور تلوار سے اس مسلمان کا سر تن سے جدا کر دیا اور کہا کہ میری طرف سے اس مسلمان کی یہ سزا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو نہیں مانتا۔

جب ان سے پوچھا گیا کہ اس وقت انہوں نے کیا محسوس کیا، جب انہوں نے بوسنیا میں قتل عام کی خبر سنی تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ میرے اسلام لانے سے پہلے کی بات ہے، لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ان سربوں کی درندگی کی کوئی دوسری مثال نہیں ہے جو بوسنیا میں مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں کا قتل عام کر رہے ہیں اور لڑکیوں کی عصمت دری کر رہے ہیں۔

ان سے کہا گیا کہ اگر آپ کو اسی طرح کسی خطرے کا مقابلہ کرنا پڑے تو آپ کا کیا رویہ ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ: میں فوراً جہاد کی تربیت حاصل کروں گی اور ایسے لوگوں کا بہادری سے مقابلہ کروں گی انشاء اللہ ام اسامہ کا خیال ہے کہ شہزادی ڈیانا کا حادثہ باقاعدہ منصوبہ بندی سے ہوا ہے کیونکہ یورپی کسی مسلمان کی حکومت برداشت نہیں کر سکتے اور وہ اسلام قبول کرنے والی تھی اور یہ امید تھی کہ اس کا بیٹا مستقبل میں یورپ کا بادشاہ ہوگا لیکن اس کی کامیابی کے خلاف سازش کی گئی۔ مجھے امید ہے کہ اسلام ہی مغرب کا مستقبل ہوگا کیونکہ نئی نسل اسلام میں بہت دلچسپی لے رہی ہے اور وہ اسلامی تحریکوں کا بہت غور اور فکر سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ ام اسامہ نے مسلمان صحافیوں پر زور دیا کہ وہ اسلامی تعلیم و تربیت پر مبنی تحریریں شائع کریں، لوگوں کو بغیر کسی فرقہ پرستی کے قرآن اور سنت کی طرف رہنمائی دیں اور لوگوں کو بتائیں کہ وہ قرآن کا مطالعہ ضرور کریں مجھے امید ہے کہ جب وہ ایسا کریں گے تو وہ قرآن کو اچھی طرح سمجھ لیں گے اور دل سے اسلام قبول کر لیں گے۔

(بشکریہ: تدریس القرآن کراچی مئی ۲۰۰۱ء)

امریکہ اور انسانی حقوق کی تنظیموں کی پراسرار خاموشی مجرمانہ غفلت کے زمرے میں آتی ہے، معافی کا مطالبہ

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خان محمد، مولانا سید نفیس شاہ، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مفتی محمد جمیل خان، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا سعید احمد جلال پوری نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں بھارت کی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بھارت میں مسلسل دوسری دفعہ توہین قرآن اور مسجد میں سور کا گوشت پھینکنے کے واقعہ پر مسلمانوں سے معافی مانگے اور آئندہ ان واقعات کے وقوع پذیر ہونے کے امکانات کا سدباب کرے۔ انہوں نے ان واقعات کو ناقابل برداشت قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان واقعات کے ذریعہ مسلمانوں کو اشتعال دلایا جا رہا ہے تاکہ مسلمان مشتعل ہو کر کوئی ایسا اقدام کریں جس کی بنیاد پر انہیں دنیا بھر میں بدنام کرنے کی نئی مہم شروع کی جا سکے۔ انہوں نے مغربی دنیا خصوصاً امریکہ اور انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں ایمنسٹی انٹرنیشنل اور ہیومن رائٹس واچ کی جانب سے ان واقعات پر کسی قسم کا احتجاج نہ ہونے کو مجرمانہ غفلت قرار دیتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کے حقوق کو غصب کیا جائے اور ان کی مقدس کتاب اور عبادت گاہوں کی بے حرمتی کی جائے تو ان لوگوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی اور غیر مسلموں کے ساتھ ایسے واقعات کے وقوع پر وہ فوری احتجاج کرتے ہیں بلکہ امداد تک بند کر دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس دوہرے معیار کو فوری طور پر ختم ہونا چاہئے۔ انہوں نے امریکہ، مغربی ممالک یورپی یونین اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ بھارت حکومت سے ان واقعات پر مسلمانوں سے معافی مانگنے کا مطالبہ کرے تاکہ آئندہ کے لئے اس کا سدباب ہو سکے۔

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے

آسمانوں کی زینت ستارے، خواتین کی زینت زیورات

سنارا جیولرز

Phone: 745080

ایڈریس: صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز

گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز

ایڈریس: شاپ نمبر: N - 91 صرافہ بازار، میٹھادر کراچی

مراسلہ: محمد عمران علی

پیارے بچوں!

احد کی جنگ شروع ہوئی۔
ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگ صحابہ یمانؓ اور ثابتؓ کو عورتوں اور بچوں کے ساتھ ٹھہرایا۔
یہ دونوں بہت بوڑھے تھے اور لڑائی میں شامل ہونے کے قابل نہ تھے۔
جنگ شروع ہوئی تو ایک نے دوسرے سے کہا:
"ہم اتنے بوڑھے ہیں کہ مرنے کے قریب ہیں'
ہمیں اپنی جانوں کی حفاظت کی کیوں پڑی ہے'
کیوں نہ ہم جنگ میں شریک ہوجائیں'
شاید اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب رہ کر کافروں سے لڑتے لڑتے شہید ہوجائیں'
شاید ہم ایک آدھ کافر کو مار ہی لیں۔
اس طرح ہماری زندگیاں اسلام کے کام آئیں گی۔"
دوسرے نے ہاں کہہ دی۔
اور دونوں لڑائی میں کود پڑے۔
ثابتؓ تو کسی کافر کے ہاتھ شہید ہوئے۔
مگر یمانؓ مسلمانوں ہی کے ہاتھ آگئے۔
وہ مسلمان انہیں پہچانتے نہیں تھے۔
یمانؓ کے بیٹے حذیفہؓ نے دیکھ لیا۔
اور شور مچایا کہ یہ میرے والد ہیں۔
لیکن اتنے میں یمانؓ قتل ہوچکے تھے۔
ایسا غلط فہمی کی وجہ سے ہوا۔
اور حضرت حذیفہؓ نے ان مسلمانوں کو معاف کردیا جن کے ہاتھوں یمانؓ قتل ہوئے تھے۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ کو بہت سا مال دیا۔
مگر انھوں نے وہ سارا مال غریب مسلمانوں میں بانٹ دیا۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سامنے لیٹ گئے۔
اور فرمایا:
اپنا خواب سچا کرلو۔
حضرت خزیمہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کرلیا۔

ختم نبوت تربیتی پروگرام

خطاب: شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب (مرکزی خازن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)
حضرت مولانا خدابخش شجاع آبادی صاحب (مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

پروگرام وتاریخ: ۶،۵/ جون ۲۰۰۱ء جامع نور الہدیٰ محلہ صوفی پورہ منڈی بہاؤالدین شہر
۷/ جون ۲۰۰۱ء جامعہ حنفیہ تجوید القرآن بجن کسانہ ضلع گجرات...... ۸/ جون ۲۰۰۱ء جامع مسجد دینہ، ضلع جہلم

عنوانات: ☆ مسئلہ ختم نبوت، ☆ حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام ☆ مسئلہ جہاد، ☆ قادیانیت کے عقائد وعزائم ☆ مرزائیوں کی اسلام دشمنی اوران کی دہشت گردی

ان پروگراموں میں جوق درجوق شرکت فرما کر رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کا ثبوت دیں

الداعی الی الخیر: محمد طیب فاروقی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، (منڈی بہاؤالدین)

حمد باری تعالیٰ

حمد تیری اے خدائے لم یزل
ہے یہ اپنی زندگی کا ماحصل

تو ہی خالق ہے تو ہی خلاق ہے
تو ہی رب انفس و آفاق ہے

تیری نعمت کی نہیں کچھ انتہا
شکر تیرا کیا کسی سے ہو ادا

یا علیم یا سمیع یا بصیر
تو ہی قادر اور تو ہی ہے خبیر

نام تیرا میرے دل کی ہے دوا
ذکر تیرا روح کی میری شفا

یہ زمین و آسماں، شمس و قمر
دیتے ہیں سب ذات کی تیری خبر

تو ہی مالک تو ہی رب العالمین
تیرے در پر جھکتی ہے سب کی جبیں

شان تیری کون سمجھے گا بھلا
ابتدا تو ہی ہے تو ہی انتہا

تو ہی ہے مقصود، تو ہی مدعا
جان و دل کرتا ہوں میں تجھ پر فدا

قید سے شیطان کے یا رب چھڑا
اور شرور نفس سے مجھ کو بچا

یاالٰہی! مجھ کو اب اپنا بنا
کر لے تو مقبول احمد کی دعا

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کے زیرِ اہتمام

سولہویں سالانہ عظیم الشان

ختمِ نبوّت کانفرنس برمنگھم

۵ اگست ۲۰۰۱ء بروز اتوار بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ ابیلگریو روڈ برمنگھم صبح ۹ تا شام ۷ بجے

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا **خواجہ خان محمّد** صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

- مسئلہ ختم نبوّت
- حیات و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام
- مسئلہ جہاد
- قادیانیت کے عقائد و عزائم
- مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور اُن کی دہشت گردی

کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور اُن کا تعاقب جاری رکھیں گے

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت
35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9 9 ایچ زیڈ یو کے
فون: 0207-737-8199